صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا جلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 29 اپریل 2011 بمطابق 25 جمادی الاوّل 1432 ہجری دس بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدرات پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَـٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمَـٰنِ الرَّحِيمِ۔

نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا يَسۡطُرُونَO مَآ أَنتَ بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ بِمَجۡنُونٍ O وَإِنَّ لَكَ لَأَجۡرًا غَيۡرَ مَمۡنُونٍ O وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ O فَسَتُبۡصِرُ وَيُبۡصِرُونَO بِأَييِّكُمُ الۡمَفۡتُونُO إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعۡلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ وَهُوَ أَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِينَO فَلَا تُطِعِ الۡمُكَذِّبِينَO وَدُّواْ لَوۡ تُدۡهِنُ فَيُدۡهِنُونَ۔

(ترجمہ): نٓ قسم ہے قلم کی اور (قسم ہے) ان (فرشتوں) کے لکھنے کی۔ (جو کہ کاتب الاعمال ہیں) کہ آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں۔ اور بے شک آپ کیلئے (اس تبلیغ احکام پر) ایسا اجر ہے جو (کبھی) ختم ہونے والا نہیں۔ اور بے شک آپ اخلاق (حسنہ) کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔ سو (ان کے مہملات کا غم نہ کیجئے کیونکہ) عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے۔ کہ تم میں کس کو جنون تھا۔ آپ کا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ راہ (راست) پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ تو آپ ان تکذیب کرنے والوں کا کہنا (کبھی) نہ ماننا۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ آپ (تبلیغ) میں ڈھیلے ہو جائیں۔ **و آخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَـٰلَمِينَ۔**

Mr. Deputy Speaker: 'Questions' Hour': Mufti Kifayatullah Sahib, please your Question number?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، کورم پورا نہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب کورم؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد، اس کے بعد، ان کوئسچنز کے بعد۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کورم کی نشاندہی کرتے ہیں، کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کاؤنٹنگ اوکړئ کنه۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: پورا ہے، کورم تو پورا ہے، کاؤنٹنگ اوکړئ کنه، کس طرح آپ کہہ رہے ہیں کہ مکمل نہیں ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہوسکتا ہے ابھی میری بات کے بعد اگر کوئی آیا ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے سے آپ نے ذہن بنایا ہے، آنے سے پہلے کہ میں یہ کوئسچن کرونگی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھیئے ابھی آرہے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: بشیر خان تب آتے ہیں جب کورم پورا ہوتا ہے۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

Mr. Deputy Speaker: Okay; please, your Question number?

مفتی کفایت اللہ: بشیر خان تب آتے ہیں جب کورم پورا ہوتا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Question number?
Mufti Kifayatullah: 104.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 104 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چترال میں گزشتہ دو سالوں کے دوران Wind fall اور Snow fall کی وجہ سے کتنی لکڑی ٹمبر مارکیٹ کو سپلائی کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) مذکورہ لکڑی کی فروخت سے حکومت کو حاصل شدہ آمدنی اور مقامی لوگوں کی رائلٹی کی تفصیل بمعہ نام اور پتہ فراہم کی جائے؟

جناب واحد علی خان (وزیر جنگلات وماحولیات): (الف) گزشتہ دو سالوں کے دوران Wind fall سے برآمد شدہ لکڑی جو ٹمبر مارکیٹ چکدرہ لوئر دیر پہنچائی گئی ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام جنگل اور الاٹ نمبر	مارکیٹ کو سپلائی کی گئی لکڑی	کیفیت
1	ڈومیل کمپارٹمنٹ نمبر 1،2،6 لاٹ نمبر 573/M	45312.00 مکسر فٹ	خشک / گرے درخت
2	کولی گال کمپارٹمنٹ 1 لاٹ نمبر (574/M)	37056.00 مکسر فٹ	ایضاً
3	لنگوربٹ کمپارٹمنٹ نمبر 1,2,3 لاٹ نمبر 576	70096.00 مکسر فٹ	ایضاً
4	سری گال کمپاٹمنٹ نمبر 1,2,3 لاٹ نمبر 577/M	115726.00	ایضاً
5	سریگال کمپارٹمنٹ نمبر 4,6,7 لاٹ نمبر 578/M	54773.00	ایضاً
6	کواش کمپارٹمنٹ نمبر 1,2,3,4 لاٹ نمبر (595/M)	80532.23 مکسر فٹ	ایضاً
7	کواش کمپارٹمنٹ نمبر 5 لاٹ نمبر (596/M)	18988.00	ایضاً
8	کشینڈیک کمپاٹمنٹ نمبر 1،2،3، 4 لاٹ نمبر 597	67286.32	ایضاً
9	ڈومیل کمپارٹمنٹ ٹمبر 7,8,9 لاٹ نمبر (600/M)		ایضاً
10	ڈومیل کمپارٹمنٹ نمبر 14 لاٹ نمبر (602/M)	18286.00	ایضاً
کل		508055.55 مکسر فٹ	

(ب) مذکورہ بالا لکڑی کی فروخت سے حکومت کو حاصل شدہ کل آمدنی میں سے 60% کی رقم رعایت کنندہ گان جنگل میں تقسیم کرنے کیلئے ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر چترال کو بذریعہ چیک دی گئی۔ ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر چترال رعایت کنندہ گان میں 60% رقم تقسیم کرتا ہے جبکہ 40% رقم سرکاری خزانے میں جمع کی جاتی ہے جس کی تفصیل ضمیمہ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question, please?

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، میں اس پر مطمئن ہوں، انہوں نے مجھے اچھا جواب دیا بلکہ میں Appreciate کرتا ہوں محکمے کو جی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. Next Question.

مفتی کفایت اللہ صاحب آپ ہی کا کوسچن ہے۔ کوسچن نمبر 90، پلیز۔

* 90 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں جنگلات کی حفاظت محکمہ کرتا ہے، نیز جنگلات کے رقبے کا ریکارڈ بھی محکمہ رکھتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جنگلات صوبے کے کتنے رقبہ پر پائے جاتے ہیں، نیز کن اضلاع میں جنگلات زیادہ ہیں اور کن میں کم ہیں، پچیس اضلاع کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر جنگلات و ماحولیات): (الف) درست ہے۔

(ب) جنگلات صوبے کے 2882994 ایکڑ رقبہ پر پائے جاتے ہیں، جن اضلاع میں جنگلات پائے جاتے ہیں، ان کی کمی بیشی کی تفصیل ضلع وائز درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ضلع	کل رقبہ (ایکڑ)	نمبر شمار	نام ضلع	کل رقبہ (ایکڑ)
1	پشاور	2,016	14	لوئر دیر	27804
2	چارسدہ	120	15	سوات	338888
3	نوشہرہ	19,061	16	الپوری	109727
4	مردان	3351	17	بونیر	114684
5	صوابی	39668	18	چترال	90326
6	کوہاٹ	26465	19	مالاکنڈ	12803
7	ھنگو	75591	20	ہری پور	95893
8	کرک	34577	21	ایبٹ آباد	129007
9	بنوں	236	22	بٹگرام	176136
10	لکی	241	23	مانسہرہ	426272
11	ڈی۔آئی خان	39174	24	طورغر	21773
12	ٹانک	29838	25	کوہستان	463388
13	اپر دیر	605955			

کل 2882994

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سے بھی آپ مطمئن ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: ایک عربی کا مقولہ ہے جی **المرء یقیس علی نفسہ**۔ ہر ایک آدمی اپنے آپ پر گمان کرتا ہے، (ہنسی) جس سوال کا واقعی انہوں نے محنت سے جواب دیا ہوتا ہے اور تشفی ہوتی ہے تو دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ میں مطمئن ہوں (تالیاں) اور اگر کوئی آدمی مطمئن نہیں ہوتا تو بولتا ہے،

یعنی میں تو کوئسچن لاتا ہوں، میری پراپرٹی تو نہیں وہ تو اسمبلی کی پراپرٹی ہے اور اگر کوئی مطمئن نہیں تو وہ بولیں۔ یہ جو دوسرا سوال نمبر ہے 90،اس میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ جنگلات کا جو رقبہ ہے، وہ تو زیادہ ہے لیکن وہ سرسبز اتنا نہیں ہے، بہت سارے جنگل کاٹے گئے ہیں تو کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند کریں گے کہ ہنگامی بنیادوں پر انہوں نے جنگل کو محفوظ بنانے کیلئے کیا اقدامات کئے؟

Mian Nisar Gul Kakakhel: Mr. Speaker Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں نثار گل کاکاخیل۔

میاں نثار گل کاکاخیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ آٹھ نمبر پر ایکڑ کے حساب سے 34577 کرک کا ایریا دکھایا جارہا ہے، میں اس لئے منسٹر صاحب سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ ویسے اگر آپ دیکھ لیں مردان میں 3351 اور لکی میں 241 لیکن اس کے باوجود ابھی تک کرک میں فارسٹ کا کوئی ڈویژن نہیں ہے۔ ایک بات یہ ہے کہ میں نے پرسوں منسٹر صاحب کے ساتھ ملاقات بھی کی، جس کے متعلق انہوں نے وعدہ بھی کیا تھا لیکن اسمبلی فلور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اتنے بڑے رقبے، 34577 پر ابھی تک جنگلات ہیں، اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ جناب سپیکر بہت سی کمپنیاں کرک میں آئی تھیں آئل اینڈ گیس کی جس کی وجہ سے Pollution ہورہا ہے، اگر فارسٹ ڈویژن اپنا کھل جائے تو میرے خیال میں کرک ضلع کے پورے رقبے کیلئے بہت ہے، یہ میرا ضمنی سوال ہے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو۔ سر۔ سر، منسٹر صاحب سے میں یہ ذرا پوچھنا چاہتا ہوں کہ لکی مروت میں جنگلات تو لگائے جاتے ہیں لیکن سر ایسے غلط طریقے سے، بلکہ چوری سے ان جنگلات کو کاٹا جاتا ہے اور ابھی تک ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے بلکہ میں نے تو یہاں تک سنا ہے کہ اس میں جنگلات کا عملہ شامل ہے۔ کیا منسٹر صاحب ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے سر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: باچا صالح صاحب، پلیز۔

جناب بادشاہ صالح: سر جی په دیکښې چه کوم ریکارډ ورکړے شوے دے، د ټولو نه زیاتے ځنګلے چه دی دا 65255 ایکړ په آپر دیر کښې دی خو د دے کنټرولنګ اتهارټی چه ده، هغه په آپر دیر کښې ده۔ اوس هم چه مونږ ګورو نو دا د نورو ضلعو نه کنټرول کیږی نو زما سوال دا دے چه آیا د دے ځنګلو د نورو سیوا کیدو د پاره، ولے چه هلته قوم دا پخپله خپلے ځنګلے ساتی نو حکومت څه اراده دوی

لری چه نو ر په دیکښې زیاتوالے راشی او آیا کوم دا افسران چه کوم ځائے کښے لکه کنزرویټر به واخلوچه دغه وی، چه په کومه ضلع کښے زر ایکړه کښے هغه زمکے وی او د هغه ځائے نه کنټرول کوی نو دا به مناسب نه وی چه دا کوم د دوئ غټ افسران وی، کوم چه د دے ځنګلو افسران وی، د دے سره تعلق ساتی چه آیا دوئ اراده لری چه دا به بره دیر کښے ، کوم کښے چه زیاتے ځنګلے دی، آیا دا دفترے به هلته قائم کړے شی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ستار خان۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ کوہستان کے حوالے سے میں ایک سوال پوچھتا ہوں وزیر صاحب سے۔ جناب سپیکر، یہ کوہستان میں 4463388 ایریا پر جنگلات ہیں، جو کہ غالباً کوہستان صوبے میں دوسرا ضلع تھا یا تیسرا ضلع تھا جس میں بڑے وسیع پیمانے پر جنگلات تھے اور اس علاقے میں 1992 کے بعد جو Legal process تھا جنگلات کی کٹائی کا، اس پر Ban ہے جس کی وجہ سے مقامی لوگوں نے اور سمگلر مافیا نے یہاں پر بے دریغ کٹائی شروع کی ہے اور گورنمنٹ وقتاً فوقتاً اُس کیلئے پالیسی کا اعلان کر رہی ہے تو میں ذرا اس بات کی وضاحت چاہونگا منسٹر صاحب سے کہ ایک تو کوہستان میں Plantation آج تک کتنا ہوا ہے؟ میرے اندازے کے مطابق، میری جو معلومات ہیں اس میں ایک درخت بھی آج تک نہیں لگایا گیا، ایک کروڑ ستاسی لاکھ مال کوہستان سے مطلب 1984 کے بعد آیا ہے، اس کے باوجود اگر قانونی راستہ جو ہمارے پاس ہے، جنگلات کی کٹائی کا جو لیگل راستہ ہے، جو ٹیکنیکل راستہ ہے، ورکنگ پلان کی تحت ہم اس کی کٹائی کر دیں، جس میں گورنمنٹ کا شیئر ہے، اس میں گورنمنٹ اور مقامی مالکان کو اور ڈیپارٹمنٹ کو فائدہ ہے۔ اس راستے کو بند کر کے سن 92ء کے بعد ایک دوسرا راستہ جو مقامی لوگوں نے اور مافیا نے اختیار کیا جس سے جنگلات کو بھی نقصان ہے اور ڈیپارٹمنٹ کو بھی نقصان ہے، عوام کو بھی نقصان ہے تو یہ جو گرین مارکنگ کی بات کی ہے، اب تو صوبائی خود مختاری بھی ملی ہے اور یہ ان کی بس میں بھی ہے تو یہ اسمیں میں وضاحت چاہونگا، یہ بہت بڑا سوال ہے اور ہمارے پورے ضلع کی بات ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Forest Minister, please, Wajid Ali Khan Sahib.

جناب واجد علی خان (وزیر جنگلات وماحولیات): محترم سپیکر، کوم معزز ممبرانو چه کوم ضمنی سوالونه پورته کړل، په دیکښې مفتی صاحب چه کوم سوال راوړے دے په هغے کښے جواب خو په ډیټیل سره موجود دے خو د هغے باوجود مونږ په کال

کښې دوه سيزنو کښې Plantation کوؤ چه يو د سپرلی په موسم کښې وی او يو د مون سون په موسم کښې وی، پشکال کښې چه په هغې کښې په کوم ځائے کښې Plantation وی نو هغه مونږ کوؤ او دواړو سيزنو کښې د هغې د پاره چه کوم فنډ په اے ډی پی کښې مختص وی نو د هغې مطابق مونږ په مختلف اضلاع کښې د هغې Plantation کوؤ۔ دويمه خبره چه هغه سوال راوړے دے مياں نثار گل صاحب نو د دوئ په حواله باندے دا خبره کول زه غواړمه چه د فارسټ د ډويژن د پاره مونږ Proposals چه دی په دی اے ډی پی کښې شامل کړی دی، په مختلفو اضلاع کښې چه د هغې ډويژنونه د جوړ کړے شی نو فنانس ته به مونږ خواست اوکړو چه کوم مونږ Proposals ورکړی دی، پکار ده چه هغوی هغه اومنی او دا نوے ډويژنونه خلاص کړی په صوبه کښې۔ د لکی مروت په حواله باندے دوئ خبره اوکړه خو زما په خيال باندے که دوئ نوے سوال راوړی نو هغه به ډير زيات، هغه تفصيلات به مونږه دوئ ته ورکړو چه څومره د دوئ هغه شکوک شبهات دی نو په هغې کښې به انشاالله تعالیٰ هغه مونږ کوشش دا کوؤ چه هغه لرے کړو۔ د دير باچا صالح صاحب سوال اوکړو نو يقيناً چه د ټولو نه زيات ځنګلات چه دی، هغه په بره دير کښې دی او دغه وجه ده چه پروسکال مونږ د دوئ د پاره دويم سرکل چه دے، هغه خلاص کړے دے او نوے کنزرويټر چه دے هغه مونږ په ملاکنډ ډويژن کښې دويم سرکل جوړ کړو چه هغه په بره دير کښې د هغې د پاره مونږ وئيل چه دوئ کښيني خو هغه نن ساعت په تيمر ګره کښې ناست دے ځکه چه تيمرګره هيډ کوارټر دے، د هغې په بنياد باندے زمونږ کنزرويټر هلته ناست وی نو دغه وجه ده چه د دے فارسټ ايرياپه وجه باندے چه دغه ځائے کښې فارسټ زيات دے نو نوے سرکل مونږ جوړ کړو اګر چه مخکښې دا به د سوات سرکل نه کنټرول کيدو نو دويم سرکل دوئ ته مونږ پروسکال ورکړے دے۔ د کوهستان په حواله باندے هغوی خبره اوکړه نو يقيناً چه کوهستان کښې ځنګلات ډير دی خو په ديکښې چه دوئ کومه خبره کوی د دے د پاره کيبنټ يوه کميټی جوړه کړے وه چه هغوی په ديکښې خپل رپورټ ورکړی، ددوئ اشاره ګرين دغه ته ده چه هغه ګرين کټنګ کيږی چه هغه د

ورکنگ پلان مطابق زمونږ چه کوم فارسټ مینجمنټ دے ، د هغے په حواله باندے مونږ په هغے کار کوؤ خو په 1992 کښے د معین قریشی-----

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!-----

Mr. Deputy Speaker: Mufti Kifaiatullah Sahib. Continue, go a head please.

جناب وزیر ماحولیات وجنگلات: بنه جی، په 1992 کښے د معین قریشی په وخت کښے د ځنګلاتو په کټائی باندے پابندی لګولے شوے وه چه په هغه حواله باندے دا یو سوال کیبنټ ته راغلے وو او کیبنټ د هغے د پاره د وزیرانو یوه کمیټی جوړه کړے ده چه هغوی خپل کار کوی او انشاالله تعالیٰ چه کله هم زر تر زره هغه پیپر ورک مکمل شی نو هغه کمیټی به په هغے باندے بیا خپله فیصله کوی خو د هغے باوجود دا مخکښے انوائرونمنټ چه دے ، دا د مرکز سره وو اوس د اتلسم ترمیم نه وروستو چه هغه دے صوبے ته راغے نو دا حق به دے صوبے ته ملاؤ شی چه د دے د پاره د نوے مینجمنټ، نوے سسټم، نوے پالیسی اختیاروی نو هغه به د صوبائی حکومت انشاالله تعالیٰ د هغے د پاره خپل یو پلان وی او یوه نوے پالیسی چه ده هغه به جوړوی او ورکوی به ئے۔ بل څه سوال د چا په ذهن کښے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت صاحب! مطمئن ہیں آپ؟

مفتی کفایت اللہ: ایک بات ہے کہ اب اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد تو جنگلات صوبائی سبجیکٹ بن گیا ہے۔اب مرکزی کمیٹی، جنگلات ہمارے ہیں Banوہ لگاتے ہیں اور 1992 سے Wind fall گل سڑ رہا ہے اور جنگلات کی کوئی پالیسی واضح نہیں ہے،اب تو یہ خپله خاوره خپل اختیار ہے،اختیار ان کے پاس آگیا ہے تو اگر یہ بہت جلد اس طرح کریں گے کہ Ban اٹھالیں تاکہ لوگوں کا کام ہو جائے۔

وزیر جنگلات وماحولیات: مفتی صاحب پوهه نه شو، مونږ د صوبائی وزیرانو کمیټی جوړه کړے ده، مرکزی کمیټی نه ده۔

مفتی کفایت اللہ: نه Ban خو مرکز لګولے دے ، Ban۔

وزیر جنگلات وماحولیات: جی اوس خومطلب دا دے چه مونږ ته راشی نو د دے مطابق اوس مونږ پالیسی جوړوؤ به کنه، مونږ به خپله پالیسی ورکوؤ۔

مفتی کفایت اللہ: ٹھیک ہے جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ولے بیا څه دی؟ منور خان، پلیز۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: منسٹر صاحب نے سر جو جواب دیا ہے کہ نیا کو نسچین لے آئیں، میرا صرف مقصد ہے کہ منسٹر صاحب کے نالج میں لانا چاہتا تھا کہ لکی مروت میں Illegal طریقے سے درختوں کو کاٹا جارہا ہے اور اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہورہی ہے تو میں یہی ان کے نالج میں لانا چاہتا ہوں کہ اس کے خلاف کارروائی کریں سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر جنگلات و ماحولیات: بالکل داسے که دوئ څه نشاندهی اوکړی او یقیناً دا ثیزونه وی نو یقیناً د هغے خلاف به کارروائی کوؤ۔ دوئ د نشاندهی اوکړی ما ته چه کوم کوم ځائے کټائی کیږی یا د هغه علاقے چه کوم آفیسر دے، یقیناً د هغه خلاف به مونږ کارروائی کوؤ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، جیسے منور خان صاحب نے یہ کہا کہ جنگلوں کی توبے جا طور پر کٹائی ہورہی ہے اور ہماری گورنمنٹ کے نالج میں یہ بات بہت اچھی طرح ہے تو میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آیا اس پر انہوں نے اپنے تین سالہ دور میں کوئی ایسی کارروائی کی ہے کہ جس سے یہ پتہ چلتا ہو کہ غیر قانونی، کیونکہ یہ تو سب دنیا کو پتہ ہے، پورے خیبر پختونخوا کو پتہ ہے کہ جنگلات کی کٹائی غیر قانونی طور پہ ہورہی ہے اور ہمارا جو ماحول ہے، وہ بھی اس سے خراب ہورہا ہے تو میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس پہ آئندہ کوئی عمل کرنے کیلئے یا غیر قانونی جو کاٹ رہے ہیں جنگلات کو، اس کو روکنے کیلئے کوئی اقدامات یہ کرنے والے ہیں جناب سپیکر صاحب؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر جنگلات و ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، نگہت بی بی چه کوم طرف ته اشاره اوکړه، یقیناً چه فارسټ ډیپارټمنټ د هغے خلاف کارروائی کوی او د غه وجه ده زما خیال دے چه تیر څو ورځے مخکښے په هری پور کښے زمونږ ډیپارټمنټ چهاپه اچولے وو، سات هزار مکعب فټ لرګے چه دے، هغه د کروړونو روپو

لرګے ئے برآمد کړے دے، د هغے خلاف ئے کارروائی کړے ده او هغے ئے نیولے هم دی هغه کسان، لرګے هم برآمد کړے دے نو دا زما په خیال باندے د صوبے په تاریخ کښے د ټولو نه غټه واقعه چه اووه سوه فټه لرګے چه هغه د یو ځائے نه یو فارسټ ډیپارټمنټ برآمد کړے۔ د ے نه علاوه چه زمونږ کوم ځائے کښے هم د فارسټ خلاف، په پټه یا په داسے طریقه باندے څوک کټائی او کړی د هغے مونږ Damage report درج کوؤ، د هغے مثال د ایف آئی آر وی، که سړے معلوم وی خو د هغه خلاف کټ شی، که سړے نه وی معلوم د هغه Unknown خلقو خلاف هغه کټ کیږی او چه کوم Illegal کار کوی نو د هغوی خلاف خامخا کارروائی کوؤ۔ د دے نه علاوه د ډیپارټمنټ خپل زمونږ ډیر ډی ایف اوز او فارسټرز، رینجرز د هغے خلاف کارروائی راروانے دی۔ په ځنے ځنے ځایونو کښے تاسو به کتلے وی چه هغے کښے څه دی، ځنے برخاست کړے شو، د چا نه Increments چه دی، هغه دغه کړے شو، څوک Demote کړے شو نو دا زما په خیال باندے پوره فهرست دے که دوئ غواړی بیا به زه په هاؤس کښے پیش کړم۔

<u>جناب ډپټی سپیکر</u>: ٹھیک ده جی، مهربانی۔ ولے باچا صالح صاحب! بیا څه دی؟ سپلیمنټری کوئسچنز وی، They are three only د قانون مطابق سپلیمنټری کوئسچنز درے پکار دی او Principal Question چه کوم دے، هغه Satisfied دے، ستاسو څه دی؟

<u>جناب بادشاه صالح</u>: سر جی، دا خبره، لکه ستاسو په علم کښے دا خبره راولم د هغه دیر متعلق -----

<u>جناب ډپټی سپیکر</u>: ٹھیک ده۔

<u>جناب بادشاه صالح</u>: چه دلته اوس جی د منسټر صاحب په علم کښے هم دا خبره راشی انشاء الله چه دلته په کروړونه فټه لرګے اوس په زمکه پروت دے جی چه دا ضائع کیدو طرف ته روان دے، دیکښے چالیس فیصد صوبائی حکومت خزانے ته راځی او ساٹھ فیصد قوم خپل مینځ کښے په مردم شماری تقسیموی۔ اوس پکښے دے حالت ته خبره رسیدلے ده چه خلق یا څاروی چه کوم دی، دا په ځنګلو

کبنے نه شی تلے جی، ولے چه وونے را لوئیږیRegular جی، نو دا که کمیټۍ ته تاسو د دے اسمبلۍ په وساطت چه څومره زر کولے شئ خو څه ځنګلے داسے دی چه هغه بیمارے شوی دی جی۔ 1955 کبنے یو سروے شوے ده لامتئی چه په هغے کبنے کروړونو فټه لرګے د ځنګل خرابیږی او ورځ په ورځ اوچیږی چه د دے د پاره په هنګامی بنیادونو څه پروګرام داسے اوکړئ چه دا ځنګل لرے شی او د دے په ځائے نور راشی او کوم چه په دے زمکه پروت دے جی او یا خاورے ئے خوری او ختم شو، په کروړونو فټه دے جی چه دے د پاره څه بندوبست اوشی، حکومتی لیول باندے بندوبست اوشی نو ډیره مهربانی به وی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب،پلیز۔

وزیر جنگلات وماحولیات: دا ممبر صاحب چه کومه خبره کوی نو زمونږ په موجوده وخت کبنے یو پالیسی ده چه هغے ته مونږ Dry and fall policy وایو چه کوم ځائے کبنے هم په ځنګل کبنے دننه اوونے اوچے وی یا لوئیدلے وی نو ډیپارټمنټ د هغے مارکنګ کوی او هم دغه مارکنګ چه دے، هغه موجوده حکومت کبنے لیګل دے او په هغے باندے کارروائی کیږی او زما په خیال باندے په ځنګلو کبنے به داسے Wind fall یا Dry اوونه نه وی چه د هغے مارکنګ نه وی شوے۔ که داسے د دوئ په ځنګلو کبنے Wind fallیا Dry وی نو دوئ د نشاندهی اوکړی، دوئ به درخواست ورکړی هغه حکومت به مارکنګ اوکړی، دیکبنے هډو نه کولو څه دغه خبره نه وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Next Question، مفتی کفایت اللہ صاحب! آپ کا کوئسچن ہے۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، کوئسچن نمبر پلیز؟

مفتی کفایت اللہ: 91 جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 91 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کو سر سبز بنانے کیلئے ہر سال بجٹ میں رقم مختص کر کے مختلف علاقوں میں شجر کاری کی جاتی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پی کے 55 میں سال 2008 سے لیکر 2010 تک کتنی رقم کے پودے کن کن اقسام کے کہاں کہاں لگائے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر جنگلات وماحولیات): (الف) جناب، یہ درست نہیں ہے، درحقیقت شجر کاری مہم کیلئے خصوصی بجٹ مختص نہیں کیا جاتا بلکہ محکمہ ہر سال شجر کاری مہمات کے دوران صوبائی اور وفاقی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل منظور شدہ منصوبوں کے تحت سرکاری و غیر سرکاری اور ملکیتی خالی، بنجر اور زرعی زمینوں پر مالکان کی باہمی رضامندی کے ساتھ شجر کاری کرتا ہے۔

(ب) چونکہ سوال کے حصہ (الف) کے مطابق جواب اثبات میں نہیں، لہذا جز (ب) کے جواب کی ضرورت نہیں رہتی، تاہم پی کے 55 میں سال 2008 سے لیکر 2010 تک محکمانہ طور پر لگائے گئے پودہ جات، اقسام، مقامات اور خرچ شدہ اخراجات کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

سرکل/نام رقبہ	تعداد (ملین)	قسم پودہ جات	اخراجات
لوئر ہزارہ ماسٹر ریزور فارست کمپارٹمنٹ (8(ii	0.004	سرو۔ سم	0.074 ملین
سم ایریا	0.035	چیڑ، سفیدہ، گوند، روبینیا	0.368 ملین
نیشنل ٹی ریسرچ انسٹیٹوٹ شنکاری	0.021	گوند، روبینیا	0.199 ملین
ماسٹر کمپارٹمنٹ نمبر (iii) 8(i) 12(iii), 9(ii)	0.197	چیڑ گوند	1.898 ملین
جنڈوال گزارہ	0.072	چیڑ، گوند	0.990 ملین
میزان	0.325		3.529 ملین
اپر ہزارہ گیدڑپور کمپارٹمنٹ نمبر 47RL	0.005	چیڑ، گوند، روبینیا	0.050 ملین
گیدڑپور کمپارٹمنٹ 28RL	0.044	چیڑ، گوند، روبینیا	0.420 ملین
میزان	0.049	چیڑ، گوند، روبینیا	0.470 ملین
واٹرشیڈ ترنگڑی پائن، دھڑیال	0.152	چیڑ، گوند، روبینیا، دراوہ	1.202 ملین
کل میزان	0.526		5.201 ملین

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، یہ جو مجھے انہوں نے جواب دیا ہے، وہ بقائم ہوش و حواس خمسہ یہ جواب نہیں ملا۔ میں تو اس پر حیران ہوں کہ وزیر صاحب نے سائن کیا ہوگا تو کس طرح سائن کیا؟ میں نے پوچھا ہے کہ صوبے کو سرسبز بنانے کیلئے ہر سال بجٹ میں رقم مختص کر کے مختلف علاقوں میں شجر کاری کی جاتی ہے؟ "جناب، یہ درست نہیں"، یہ جواب ہے، "درحقیقت شجر کاری مہم کیلئے خصوصی بجٹ مختص نہیں کیا جاتا بلکہ محکمہ ہر سال شجر کاری مہمات کے دوران صوبائی اور وفاقی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں

شامل منظور شدہ منصوبوں کے تحت"،اب یہ صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام، صوبائی، یہ کیا ہے؟وہی بجٹ ہوتا ہے،اس میں جو رقم Allocate ہوتی ہے، وہ مختص ہو جاتی ہے،اس کیلئے کوئی الگ پلان تو نہیں کرنا پڑتا؟ایک تو انہوں نے یہ جواب غلط دیا ہے۔ پھر (ب) جز میں کہتے ہیں: "چونکہ سوال کے حصہ (الف) کے مطابق جواب اثبات میں نہیں، لہذا جز(ب) کے جواب دینے کی ضرورت نہیں رہتی"، یعنی ایک غلطی کو دوسری غلطی کی بنیاد بنایا گیا ہے اور جناب سپیکر، تیسرا سوال میرا یہ ہے کہ میں نے صرف اپنے حلقے میں محدود سوال کیا ہے، انہوں نے مجھے تین سالوں میں بتایا ہے کہ 5.201 ملین پودے لگائے ہیں، یہ پودے بالکل نہیں لگے ہیں۔ اگر یہ پچاس لاکھ پودے بن جاتے ہیں، اگر اتنے پودے لگائے جائیں تو پھر میرے حلقے میں پاؤں رکھنے کی جگہ ہی نہیں رہتی، تو یہ پودے کہاں لگائے ہیں؟ کاغذوں میں لگائے ہوں گے، وہاں نہیں لگائے ہیں۔ میں اس کو Press کروں گا، Press کروں گا۔ مجھے وزیر موصوف کی شرافت سے امید ہے کہ یہ کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ وہاں ڈیٹیلز ڈسکس کر سکیں، کوئی اس کا حل نکالا جائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: Thank you very much۔ جناب سپیکر، یہ بہت Important سوال ہے۔اسی سوال کے اندر انہوں نے ایک محکمہ واٹر شیڈ کے نام سے اس کا ذکر کیا ہے جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ پہلے بھی میں نے ایک دفعہ کہا ہے کہ آج تک جو درخت آپ کو نظر آتے ہیں جناب، وہ مانسہرہ، بٹگرام یا ایبٹ آباد میں ایک محکمہ تھا، واٹر شیڈ جو 'فارن فنڈڈ' محکمہ تھا جناب سپیکر، یہ انہوں نے کام کئے تھے۔ جو دوسرا محکمہ ہے، اس نے تو کٹوائے ہیں، لگانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ آج تک کبھی انہوں نے کوئی ایک درخت لگایا ہو، ہاں کٹوانے کی بہت بڑی لسٹ ان کی ہو سکتی ہے۔ میں صرف یہ پوچھوں گا کہ وہ محکمہ ختم ہوا ہے، 'فارن فنڈڈ' بہت ملازمین تھے، اب صوبے کو آتے۔ اب تو چونکہ یہ سارا ڈیپارٹمنٹ جناب سپیکر، Devolve ہونے کے بعد Environment کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے، اب اس کا کیا Future ہوگا؟ جو واٹر شیڈ محکمہ ہے، اگر اس کو آج بھی 'فارن فنڈنگ' میں سے پیسہ نہیں ملتا تو صوبے سے کوئی گرانٹ دیں گے کہ وہ ایک بہت اچھا کام ہو رہا تھا، بہت اچھائی سے وہ کام پہ شروع تھے، اگر اس محکمے کو بند کیا گیا ہے تو یہ پہلے بھی جنگلات ہمارے بہت کم ہیں، جو جنگلات ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں گے جناب سپیکر، تو منسٹر صاحب بتانا پسند کریں گے کہ واٹر شیڈ کا Future کیا ہے جناب سپیکر؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ذاکر اللہ صاحب! پلیز، ذاکر اللہ صاحب! پلیز۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، زه هم دے سوال ته د منسٹر صاحب توجه را گرځول غواړمه چه دا کوم (ب) جواب ئے ورکړے دے چه "چونکہ سوال حصہ (الف) کے مطابق جواب اثبات میں نہیں ہے، لہذا جز (ب) کے جواب کی ضرورت نہیں رہتی" خو بیا هم ورسره جی تفصیل د لته لګولے دے خو په دے تائم کښے جی زه د منسټر صاحب کارکردګئ ته به هم خراج تحسین پیش کوم چه چکدره ټمبر مارکیټ کښے هغه یو دیرینه مطالبه وه، د خلقو یو مسئله وه نو هغه پرون منسټر صاحب حل کړه او هلته یو بل سیل پوائنټ قائموی او د هغه ځائے د ټمبر او په چکدره کښے د دغه د پاره یو بل سیل پوائنټ قائموی نو زه د خپلے علاقے د عوام د طرف نه او پخپله د خپل طرف نه د منسټر صاحب په دے دغه باندے د دوئ شکریه ادا کومه او انشاء اللّٰه زه دوئ ته تسلی ورکومه چه هیڅ قسم مسئله باندے، هلته چه څومره هم دغه ټمبر راځی نو ډیر په ټهیک ټهاک او په صحیح طریقه باندے به ګورنمنټ ته ریونیو راځی او خرڅیږی به، هیڅ قسم مسئله به نه راځی۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر جنگلات و ماحولیات: زه د مفتی صاحب د دے خبرے سره اختلاف کوم، که دوئ ئے کمیټئ ته لیږی، زه دوئ سپورټ کوم خو کیدے شی هغوی پرے نه وی پوهه شوی یا څه داسے Misconception د هغوی شوے وی خو بهرحال بیا هم دا خبره حقیقت دے چه ځنے خبرے چه دی، هغه لکه څنګه یو خبرے ته هغه اشاره اوکړه عباسی صاحب چه د ځنګلات زیات Plantation چه وو، هغه واټر شیډ کولو او د واټرشیډ یو مکمل پراجیکټ وو چه هغے په هزاره کښے کار اوکړو۔ دغه پراجیکټ چه دے، دا پروسکال هغوی بند کړو، فیډرل ګورنمنټ چه فنډنګ ورته بند کړو چه د هغے سره مطلب کم از کم څلور سوه څه د پاسه د هغے اهلکار او د هغے سره تړلے بیا تقریباً څه هزار فیملیز د هغے سره Interrelated وو، صوبائی حکومت وزیر اعلیٰ صاحب ته مو درخواست اوکړو، هغه مهربانی اوکړه، صوبائی حکومت هغه پراجیکټ چه دے خپل کړو او هغه ټول ډیپارټمنټ کښے هغه څه څلور سو کسان چه دی، هغوی له ئے پراونشل سروس ورکړو او په هغه ډیپارټمنټ کښے ئے هغوی Absorb کړل۔ هغوی چه د هغه مخکښے پراجیکټ اهلکار وو، اوس هغه فارسټ ډیپارټمنټ کښے دی او هغوی ته د فنډ، پنشن ټول

Facilities چه دی هغوی ته ورکړل او هغه ټول واړه شیډ چه دے، هغه اوس صوبائی حکومت Own کړو نو د دے په حواله باندے د هغوی Future چه دے بالکل Bright دے، د هغے خلقو اوس محفوظ شو۔ دا پینتیس کاله چه دا واړه شیډ چلیدلے دے، دا As a project چلیدلے دے، کله یو ډیپارټمنټ کله بل ډیپارټمنټ، کله د یو این او په حواله کله واپډا ورته فنډنګ کړے دے او هغه دغه چه دے هغه برقرار وو۔ اوس دا باقاعده د پراونشل ګورنمنټ حصه شوه، د فارسټ ډیپارټمنټ حصه شوه او دے ته فنډنګ صوبائی حکومت کوی، فیډرل ګورنمنټ دا وعده کړے وه چه تاسو به د دے 'نان ډیویلپمنټل' اخراجات برداشت کوئ، ډیویلپمنټل به بیا مونږ کوؤ نو په هغه حواله باندے د مرکزی حکومت دا ذمه داری جوړیږی چه هغه ډیویلپمنټل فنډز چه دی چه هغه صوبے ته ورکړی او 'نان ډیویلپمنټل' فنډ چه دے، هغه صوبائی ګورنمنټ ورکوی نو په دے حواله باندے د دے فلورپه ذریعه باندے د فیډرل ګورنمنټ چه هغوی دا ایډمټ کړے وه چه واړه شیډ ته به ډیوتلپمنټل فنډز مونږ ورکوؤ او 'نان ډیویلپمنټل ' چه دے هغه به صوبائی ګورنمنټ ورکوی۔ دویمه خبره چه ذاکر الله صاحب اوکړه، یقیناً چه د دوئ کومه مسئله وه، هغه نن حل کړے ده انشاء الله تعالیٰ، د کوم ټمبر مارکیټ په حواله باندے چه خدشات وو د دوئ د خلقو، هغه خدشات مونږ لرے کړل او هغوی ته مونږ Substitute بل کوشش دا کړے چه مونږ بله زمکه اغستے ده او د هغے په حواله باندے به د دوئ په مشوره باندے هلته انشاء الله تعالیٰ هغه ډپو جاری کوؤ۔ اوس مفتی صاحب دغه په حواله باندے، د حلقے په حواله باندے هغوی دغه کړے وو خو دا پانچ ملین نه دی، دا 5.21 چه دی دا پیسے دغه دی روپئ دی، پلانټس چه دی، د هغے تعداد 0.52 دے-----

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب!

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، زه د وزیر صاحب شکریه ادا کومه د صمیم قلب نه چه هغوی اتفاق اوکړو چه دا کمیټئ ته اولیږی نو تاسو ئے موؤ کړی کمیټئ ته۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that tha Question No. 91 may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to the Committee concerned.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ صبر کریں۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Now 'Leave Applications': جناب وجیہہ الزمان، ایم پی اے 29 اپریل 2011 تا اختتام اجلاس; جناب راجہ فیصل زمان صاحب، ایم پی اے، جناب محمد انور خان ایم پی اے، جناب کشور کمار ایم پی اے، جناب اکرم خان درانی صاحب لیڈر آف دی اپوزیشن، جناب ثناء اللہ خان میانخیل صاحب، ایم پی اے اور محترمہ شگفتہ ملک، ایم پی اے نے 29 اپریل 2011 کیلئے رخصت طلب کی ہے تو

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: Leave is granted.

تمام معزز اراکین سے ایک گزارش ہے کہ آج جمعہ بھی ہے اور بزنس ہماری، لیجسلیشن زیادہ ہے تو Irrelevant point of order نہیں ہونا چاہیئے اور نہ میں اس کو Allow کروں گا۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: سر، بالکل میں آپ کا ایک منٹ لوں گا۔ آپ کا مشکور ہوں سر کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ جناب سپیکر، ایک تو آج Friday ہے اور چونکہ Saturday اور Sunday کیلئے ہم نے جانا ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے Prorogue ہو جائے اجلاس، مجھے Confirm نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ ایک مہینہ ہو گیا ہے کہ ہمارے کوئی پانچ سو، چار سو ڈیلی ویجز کا مسئلہ ہے ایوب ٹیچنگ ہسپتال کا، جو 7 تاریخ کو اس پر سی ایم نے لکھا ہے اور اس کے بعد یہاں پر دو چار دفعہ یہ آ گیا اور کال اٹنشن بھی بیرسٹر صاحب نے لایا ہوا ہے، باوجود اس کے ہمیں روز یہی یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ منسٹر صاحب آئیں گے تو جواب دیں گے، ہم جب گھروں کو جاتے ہیں تو وہ چار سو آدمی، ہر ایک ایم پی اے کے گھر پر چالیس پچاس آ جاتے ہیں، ہم انہیں

کیا جواب دیں؟ گورنمنٹ نے دیناہے تو دیناہے، نہیں دیناتو 'ناں' کرتی یا 'ہاں' کرتی، چیف منسٹر صاحب نے اس کو ڈائریکٹیو دیا ہے کہ ان کو دیا جائے، فنانس منسٹر کو بھی بلا کے انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ان کو دیا جائے، تو اس کے باوجود پر۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا کاپی را کرہ۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن نے ہدایات کی کاپی جناب ڈپٹی سپیکر کے حوالے کی)

حاجی قلندر خان لودھی: ابھی تک ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہمیں نہیں پتہ کہ سیکرٹری صاحب نے اس کی رپورٹ واپس بھیجی ہے یا نہیں بھیجی، فنانس والوں کو جو بات اس فلور پر ہوئی، تو یہ کب تک ہمارے ساتھ، ہزارہ کے ساتھ مذاق ہوتا رہے گا؟ پیز دیتے ہیں تب بھی ٹھیک ہے، نہیں دیتے تب بھی ٹھیک ہے۔ ڈیلی ویجز کے چار سو آدمی ہیں، ان کو مارچ کی تنخواہ نہیں ملی ہے، اب اپریل آگیا ہے تو ان لوگوں کے چولہے بند ہوئے ہیں، جب آپ نے دینے ہیں، چیف منسٹر نے بھی اس پر لکھا ہوا ہے اور رپورٹ بھی مانگی ہوئی ہے اور فنانس منسٹر کو بھی انہوں نے کہا ہے کہ میں نے ان کو بلا کے کہا ہے کہ لوگوں کو پیسے دینے چاہئیے تو ہم مشکور ہوں گے گورنمنٹ کے، اگر وہ Positive ہمیں کوئی جواب دیدیں تاکہ ان لوگوں کو ہم روز جھوٹ، ہماری باتیں جھوٹ نہ ہو جائیں۔ جب کہتے ہیں آج گورنمنٹ دے رہی ہے تو دوسرے دن پھر وہ کہتے ہیں جی کب دے رہی ہے؟ پھر ہم ان کو کہتے ہیں کہ اس ہفتے گورنمنٹ دے رہی ہے تو اس پر جی، یہ مہربانی کر کے آپ بیٹھے ہوئے ہیں، اس پر رولنگ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں اس پر بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ جناب سپیکر، ذرا آپ اپنے سٹاف سے پوچھ لیں، یہ میرا کال اٹنشن آیا ہوا ہے، میں نے اس کو دو دفعہ یہاں پر ڈسکس کیا ہے۔ یہ صرف اس لئے پینڈنگ کیا گیا تھا کہ جناب منسٹر صاحب آئیں گے، اگر آپ نے جواب پوچھنا ہے تو پہلے پھر مجھے موقع دیں کہ میں اس پہ بات کر لوں۔ یہ بزنس سر، میں لایا تھا، اس کے بارے میں اگر آپ نے جواب پوچھنا ہے تو پھر مجھے Allow کریں تو میں اس پہ بات کر لوں، پھر جواب پوچھیں کہ منسٹر، سپیکر صاحب نے کہا تھا کہ Concerned Minister جو ہیں، وہ ہیلتھ منسٹر صاحب ہیں، میں اب بھی سمجھتا ہوں کہ جناب، ان

کی غیر موجودگی میں شاید تسلی بخش جواب نہ آ سکے۔ چار سو لوگوں سے Relate کرتا ہے کہ چار سو خاندانوں سے Relate کرتا ہے اور اگر ہم اس پہ بولتے ہیں، ہم نے تین دفعہ یہاں بات کی ہے کہ اگر ہیلتھ منسٹر صاحب نے آنا ہے تو ٹھیک ہے اور اگر نہیں تو پھر مجھے پہلے بات کرنے کی اجازت دی جائے، میں اس پہ بات کروں، پھر آپ جواب لے لیں جناب سپیکر۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> رحیم داد خان! یو Matter دے، خبره صحیح ده گوره-----

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سپیکر صاحب، زه دغه خبره نه کومه جی، هغه بله ورځ په نیشنل اسمبلئ کښے سپیکر کنډی صاحب وزیرانو صاحبانو ته هدایات ورکړی وو چه-----

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> That is in my notice.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> چه منسټران صاحبان به راځی نو مهربانی اوکړئ چه تاسو هم داسے Step واخلئ۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> That is in my notice.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> هیلتھ منسټر صاحب مسلسل نه راځی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> That is in my notice, please be patient, please be patient.

رحیم داد خان او دا زمونږه عبدالاکبر خان! آپ پہلے تشریف رکھیں۔ دا خو ډیره زیاته نامناسبه خبره ده چه همیشه که زه هلته ناست یم که زه دلته ناست یمه، که سپیکر صاحب ناست وی، دا د ډیرو ورځو نه زمونږ محترم ظاهر شاه صاحب Attend کوی نه سیشن، نو دا دومره Key post دے ورسره، Key position بانډے دے، Key Ministry ده ورسره، د Human being related department دے او نه راځی نو دا د بشیر بلور صاحب په نوټس کښے هم راولم ځکه چه دا تاسو ټول مشران ناست یئ، د گورنمنټ مشران ناست یئ تاسو د رے واړه، په دے چه اوس که زه رولنگ ورکومه نو بیا به زه رولنگ ورکړمه Otherwise رحیم داد صاحب د اووائی چه یره، دا خو ډیره ناجائزه خبره ده چه د دوئ کوئسچنز هم Lapse کیږی هم داسے او کال اټینشن هم نه دغه کیږی Due to absence, due to his non presence نو دا لږ ډیر داسے، It is

against the ethics of the legislation، بلکه د دے کمیټئ هم، د دے August Houseهم یو دغه دے۔ رحیم داد خان! اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمائیں، پھر میں رولنگ دے دیتا ہوں۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر، دا یو اهم مسئله ده، کله چه دا اپوائنټ شول نو په دے باندے هم تنقیدونه کیدل چه دا غیر قانونی اپوائنټ شوی دی چه اوس Appointed خلق دے هغه، د هغے خلاف څه ایکشن داسے اغستے کیدو، د معزز ممبرانو د علاقے خلق دی، هسے هم بے روزګاری ده او مونږ نه غواړو چه خلق بے روزګاره شی او دوئ داسے Immediately دا شے موؤ کړو، څه داسے تحریک التواء یا داسے پریویلج موشن، څه داسے دغه نه وو ګنی نو Concerned Minister به دلته کښے ناست وو او راغلے به وو۔ زه تاسو ته ریکویسټ کومه چه نن پورے داسے څه دغه مه ورکوئ، پارلیمانی لیډر ناست دے، دوئ به منسټر صاحب سره خبره اوکړی او په 2nd یا 3rd باندے هغوی راشی او دوئ له به جواب ورکړی چه څه نمونه د حکومت پلاننګ دے؟ دغه به د دوئ په دغه کښے پیش کړی خپل۔

جناب عطف الرحمان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عطیف الرحمان صاحب۔

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دا یو ډیره ضروری خبره ده او پکار دا ده چه دلته کښے لکه بار بار زمونږ د سپیکر صاحب د چیئر نه هدایات جاری کړے شوی دی چه یره بهئ زمونږ دا وزیران صاحبان چه کوم دی، د ډیر غیر سنجیدګئ نه کار اخلی او لکه راځی نه، لکه خاص کر وزیر صحت چه کوم دے او زمونږه دا هیلتھ منسټر چه کوم دے، لکه باقاعده ورته هدایات شوی دی چه بهئ دے د دغه ته راځی، هال ته د راځی او د دوئ حاضری د یقینی کړے شی۔ د دے په وجه باندے سپیکر صاحب، په اکتوبر کښے جی زمونږ د پریویلج کمیټئ یو فیصله شوے ده، زمونږ په حلقه کښے چه کوم اپوائنټمنټس شوی وو او مونږ ته دا تسلی راکړے شوے وه چه بهائی دا به خا مخا مونږIn the House تاسو چه کوم کسان یئ، هغوی به مونږ Accommodate

کوؤ۔ سپیکر صاحب د پریویلج کمیټۍ هغه فیصله دا ده زما په لاس کښې ده او په هغې کښې تاسو دا هدایات هغوی ته ورکړی وو چه په یو میاشت کښې د ننه د ننه دا آرډرونه تاسو اوکړئ۔ یو طرف ته هیلتھ منسټر صاحب په پریویلج کمیټۍ کښې دا دغه اوکړی چه یره بهائی دا خبره به مونږ کوؤ او بل طرف ته بیا خپلو اهلکاروته دا وائی چه یره بهائی تر کومې پورې چه درته ما نه وی وئیلې، تاسو به په دیکښې هیڅ قسمه اپوائنمنټ آرډرونه به نه کوئ، نو دا خو جی سراسر زمونږ سره زیاتې دے او مونږ بار بار خپلو مشرانو ته دا وئیلی دی چه تاسو دوئ سره کښینئ او زمونږ دا خبره چه کومه ده، دا په سیریس طریقې سره حل کړئ، که چرې دا نه حل کیږی نو اخر د دے یو لار خو راویستل غواړی کنه جی۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب۔ بنه جی، عالمگیر خان، پلیز۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: ډیره شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ څنګه چه عاطف خان اووئیل زما خیال دے چه دے وزیر صاحب مونږ له یو دوه سوه یقین دهانئ راکړې او په هغې کښې تاسو زما خیال دے هغه کوئسچن هم پروت دے خو سپیکر صاحب، دوئ داسې کار راغستې دے، ده ځان سره په هیلتھ کښې په هره محکمه کښې مونږ کتلې دے خو سپیشل سیکرټری هیلتھ مونږ نه وو کتلې، هغه ئے یو ډاکټر لګولې دے، نورالامان نامه ئے ده جی او د هغه کار صرف دا دے چه بس ډاکټران ټارګټ کول، ټرانسفر او پوسټنګ، بل څه کار د هغه نشته دے او بل نمبر دو دا جی چه هغه هلته په کے ټی ایچ کښې د میډیکل 'ای' انچارج هم دے او پروفیسر هم دے نو هغه خپل هلته هم ډیوټی، هلته خو ډیوټی کوی نه، مریضان ئے مرګ ته پریښودی دی او دلته راغلې دے، ټوله ورځ ظاهر شاه سره ګرځی، په شاته ګاډی کښې ورسره ناست وی او په خدائے یقین اوکړئ که بل کار ئے شته دے، د هغه کار دا دے، مطلب دا دے اپوائنټمنټس او مطلب دا دے چه کوم ډاکټر دے، دا بدل کړه، دا دلته کړه، دا دلته کړه۔ خاص کر هر یو چه کوم ډاکټر سره ئے نه لګی، وائی دا بدل کړه۔ تاسو اوګورئ په یو یو ورځ باندې شپږ شپږ او اته اته ډی ایم ایس دے نورالامان، ما آغا جی ته وئیلی هم وو چه آغا جی

صاحب! خفه کیږه مه که خدائے د تباه کوی او غرقوی، د دے نور الامان د لاسه به تباه کیږے چه دا غلطے فیصلے ورکوی۔

(قطع کلامی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> (سیکرٹری صوبائی اسمبلی سے) امان الله صاحب! تاسو اوګورئ چه هیلتهـ سیکرټری راغلے دے ؟

<u>جناب محمد عالمگیر خلیل:</u> نور په قانون باندے تاسو پوهیږئ چه آیا یو سړے په هسپتال کښے د وارډ انچارج وی، د وارډ انچارج وی، پروفیسر وی، آیا هغه سپیشل سیکرټری جوړیدے شی ؟

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> If the Health Secretary is not present, he should be called now, at this moment.

بشیر بلور صاحب! تاسو ته یو نوټس ما راوستو دا چه کوم لیټر دوئ ماله راکړو، په دیکښے دا وزیر اعلیٰ صاحب لیکلی دی په 02-04-2011 باندے:

"Secretary Health for necessary action and" دا بل ټکے څه دے ؟

<u>Haji Qalandar Khan Lodhi:</u> Ji, 'Report'------

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> "and report at the earliest, and report at the earliest" ۔

اوس پکار خو دا ده چه د سیکرټری هم دا یو ډیوټی ده، یہ آپ نے بھیجا ہے، سیکرٹری کو بھیجا ہے ؟ آپ اس کو کھول دے نا، اس پر بات کریں نا۔ جی قلندری لودھی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> سب کچھ کیا ہے جی۔ یہ 7 تاریخ کو میں گیا جی، خود گیا، پھر 21 تاریخ کو دوبارہ گیا ہوں، پھر ان کو کہا ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ میں نے فنانس منسٹر کو بھی کہہ دیا ہے تو پھر اس پر کچھ کریں۔ ابھی تک اس پر کوئی عمل درآمد نہیں کیا گیا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بابک صاحب، پلیز۔ بشیر بلور صاحب! دا هم مطلب دا دے چه سیکرټریان صاحبان، دا دے نن 29 دے، نو په دومره ورځو کښے اخر مطب دا دے څه-----

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> سپیکر صاحب! لودھی صاحب نے جو فرمایا ہے، میں ان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں اور انشاء اللہ یہ ٹی بریک میں یا کل کسی وقت میں ان سے بات کرونگا، سیکرٹری صاحب سے کہ چیف منسٹر صاحب نے لکھا ہے تو اس کا آپ نے Response کیوں نہیں دیا ہے ؟ اب میں

کوئی جواب اسی لئے نہیں دے سکتا کہ یا تو یہ ایڈ جرنمنٹ موشن پہ لے آئیں یا یہ کسی اور کال اٹینشن پر آئیں تاکہ ہم ڈیپارٹمنٹ سے ڈیٹیل لے لیں، اب میرے پاس کوئی۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: کال اٹینشن پہلے آ چکا ہے۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: میں تو یہ عرض کر رہا ہوں ناکہ کال اٹینشن نوٹس آج تو نہیں ہے نا۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ہں جی۔ For information of the House, the call attention moved by the honourable Members three times but the same deferred due to non presence of the honourable Minister. تین دفعہ مطلب ہے موو کیا گیا ہے لیکن وہ نہیں تھے۔ This is on record, the record of the Assembly shows.۔۔۔۔۔۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: جی میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ میرے ساتھ ٹی بریک میں بیٹھیں، کل میں انشاء اللہ سیکرٹری سے بات کر کے ان سے بات کرونگا۔ منسٹر صاحب سے بھی بات کرونگا کہ سی ایم نے جب لکھا ہے تو آپ نے کیوں اس پر ایکشن نہیں لیا ہے؟ اور میں اس کا کوئی جواب اس طرح نہیں دے سکتا جب تک میں ڈیپارٹمنٹ سے بات نہ کروں۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اب رولنگ، رولنگ میں دے رہا ہوں (شور) آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں، میں رولنگ دے رہا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں، پلیز، Take your seat please۔

(شور)

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی محترمہ شگفتہ ملک، پلیز۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: زه صرف دا وئیل غواړم جی چه د هیلتهٔ منسټر په باره کښے روزانه خبرے کیږی په دے اسمبلی کښے او دا خبره زمونږ سپیکر صاحب کوی چه دوه ورځے پس به راځی، دریے ورځے پس به راځی۔ د دے نه علاوه جی چه کومے کوئسچنے مونږ راولو نو هغه دوئ کمیټئ ته نه ریفر کوی بلکه دا وائی چه چیمبر کښے کښینئ۔ هغه جی اسمبلئ ته نه راځی نو هغه به چیمبر کښے تاسو څنګه کښینوئ؟ که دوئ سره دومره وخت نه وی نو پکار ده چه دوئ د دے نه

استعفیٰ ورکړی، Resign د ورکړی جی۔ دا خو څه خبره نه ده چه دوئ کوم Insult کوی د ممبرانو۔۔۔۔۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیاقت شباب صاحب پلیز۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس نوره خبره پرېږده چه منسټر صاحب خبره اوکړی۔

وزیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر صاحب! دے معزز اراکین اسمبلی په دے یو دغه باندے ډیر زیات Stress اوکړو جی، زه دا Realize کوم جی چه پکار ده منسټرانو ته چه خامخا (شور) نه څوک منسټر چه وی پکار ده۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب۔

وزیر آبکاری و محاصل: یو منټ جی، مجھ کو بات کرنے دیں۔ عطیف خان! یو منټ لږ دا هم واورئ کنه، تاسو خو ټولو خپلے خبرے اوکړے نو لږ واورئ بل ته هم لږ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی لیاقت شباب صاحب! آپ فرمائیں، آپ بولیں پلیز۔

جناب رحیم داد خان {سینئیر وزیر (منصوبہ بندی)}: زما جی دا ریکویسټ دے چه د دوئ دا ګیله بالکل Genuine ده جی، دا دومره تاسو د تحمل مظاهره کړے ده نو زه دا ریکویسټ کومه چه تاسو په دے رولنګ مه ورکوئ، هم دغه سیشن کښے به هغوی راشی او د دوئ هغه کوئسچن ئے Put up کړے دے، ورځ دوه د پاره ئے پینډنګ کړئ او زه دا Assure کوم انشاء الله چه بله ورځ به انشاء الله په اسمبلئ کښے به وی هیلتھ منسټر (تالیاں) او د دوئ د ملګرو چه څه کوئسچنے وی، هغوی به انشاء الله جواب ورکوی جی۔ جی تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی زمونږ د سیکرټریټ مطابق لیاقت شباب صاحب چه دے، محترم منسټر صاحب زمونږه سیکرټریټ ته اولیکل چه 28 تاریخ باندے به زه راځم خو بیا هم رانه غلو نو لهذا رولنګ دا دے۔۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سپیکر صاحب۔

رولنگ

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> یو منٹ، بس خبرہ ټوله یو ده، هسے که وخت ضائع کوئ نو بیله خبره ده۔ دا یو لیټر دے او د هغوی د طرف نه مونږ ته جواب راغلے دے په 23-04-2011 باندے Reply of the Minister on call attention notice number so and so moved by Mr. Muhammad Javed Abbasi, MPA: I am direct to refer، دا دے چه:

I am further directed to say that the honourable Minister for Health will be available on 28th April 2011; therefore, necessary rescheduled order may be issued accordingly.

Yours sincerely

(MANZOOR ELAHI)
Private Secretary

(Pandemonium)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Now the Ruling is that the Minister concerned Syed Zahir Ali Shah must be present on Monday, dated 2nd May, 2011 and all the business related to his department also be fixed for that day. If he is not present, not available or he remains absent that will amount to breach of privilege of this House and then we will proceed against him.

(Applause)

مسئلہ استحقاق

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Now Item No. 5. 'Privilege Motions': Malik Qasim Khan Khattak and Mian Nisar Gul, to please move their Joint Privilege Motion No. 150 in the House one by one. Malik Qaism Khan Khattak please, Malik Qasim Khan Khattak, please hurry up.

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ ایوان کی کارروائی روک کر مجھے ایک اہم مسئلہ پیش کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ ضلع کرک کے ای ڈی او ہیلتھ، ڈاکٹر عبدالرشید نے PK 40، PK 41 کے مختلف ہسپتالوں میں تقریباً 70 آسامیوں کے انٹرویوز لئے تھے لیکن بعض

ناگریز وجوہات کی بنا پر 34 مختلف آسامیوں پر من پسند افراد کو بھرتی کرکے وہ کرک سے غائب ہوگیا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اشاڑی صاحب! آج آپ گپ کے موڈ میں آئے ہیں، اشاڑی صاحب! میں دیکھ رہا ہوں، آپ کو نوٹ کر رہا ہوں، پلیز۔

ملک قاسم خان خٹک: بلکہ ٹیلیفون بھی نہیں سن رہا ہے، جس کی وجہ سے عوام میں ممبران اسمبلی کی سبکی ہوئی ہے، آپ سے درخواست ہے کہ مذکورہ تحریک استحقاق کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں نثار گل صاحب، پلیز۔

ملک قاسم خان خٹک: زہ پرے خبرہ کول غواړمہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بیا بہ او کړئ کنہ۔ میاں نثار گل صاحب! پلیز۔

میاں نثار گل کاکاخیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یقین کریں کہ میرے خیال میں یہ میری پہلی تحریک استحقاق ہوگی جس کیلئے میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ وہ یہ کہ ابھی ہیلتھ منسٹر کے متعلق ایوان میں کافی باتیں ہوئی ہیں، وہ ہمارے معزز ممبر ہیں اس اسمبلی کے لیکن اس استحقاق کو میں اور ملک قاسم اس لئے اکٹھے کرک ضلع سے لائے ہیں کیونکہ ہم دونوں ضلع کرک سے Belong کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، ضلع کرک میں تقریباً 70 پوسٹوں پہ، PF 40 اور PF 41 پہ تقریباً تین چار مہینے پہلے ایڈورٹائزمنٹ ہوئی تھی، اخبار میں آیا تھا۔ اس کے بعد منسٹر ہیلتھ کی ایماء پہ کہا گیا ہے ای ڈی او ہیلتھ کو کہ اس کو کینسل کیا جائے اور اس کو دوبارہ مشتہر کیا جائے گا۔ جناب سپیکر، اس کے بعد کچھ دنوں بعد اخبار میں اشتہار آیا۔ اس میں کلیئر جو ٹیکنیکل پوسٹیں تھیں، اس کیلئے تو اشتہار آ گیا لیکن جو وارڈ ارد لی اور کلاس فور کی پوسٹیں تھیں، اس کو غائب رکھا گیا۔ اس کے بعد میں اور ملک قاسم صاحب دونوں ہیلتھ منسٹر کے پاس گئے اور ان کو کہا کہ کم از کم اسمبلی فلور پہ وزیراعلیٰ صاحب نے بھی کہا ہے کہ کلاس فور جو ہے، وہ حلقے کا نمائندہ Responsible ہوتا ہے کہ وہ اس پوسٹ کو Recommend کرلے لیکن جناب سپیکر، مسئلہ یہ ہوا کہ میں نے خود پانچ دفعہ ای ڈی او ہیلتھ کو فون کیا، وہ فون بھی نہیں Attend کر رہا تھا اور آخر کار جب میں اس کے دفتر گیا تو اس نے بالکل لوگوں کے سامنے مجھے کہا کہ مجھے ہیلتھ منسٹر نے کہا ہے کہ میاں نثار کی کوئی بات نہ سنی جائے اور جو بھی میں لسٹ بھیج دوں، ان کو بھرتی کیا جائے۔ جناب سپیکر، میں نے خود پھر اپنے محترم وزیراعلیٰ صاحب کو بھی یہ بات

پہنچائی لیکن اس کے باوجود بھی میں اس ایوان میں یہ کہنا چاہتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ ثبوت لیکر آؤں گا کہ ای ڈی او ہیلتھ نے ہیلتھ منسٹر کی ایماء پہ لوگوں سے ڈیڑھ ڈیڑھ، دو دو لاکھ روپے لیکر ان لوگوں کو بھرتی کیا جو پیسے دے سکتے تھے اور 70 پوسٹوں میں تقریباً 24 پوسٹوں کو جو ایڈورٹائز ہوئی تھیں، ان کو بھرتی کر لیا جو پیسے پہنچا سکتے تھے، باقی پوسٹوں کو اسی طرح رکھ کے ای ڈی او ہیلتھ اپنے ضلع سے تقریباً دو مہینے ہو گئے ہیں کہ غائب ہو گیا ہے۔ جناب، میں نے نہیں کئے، یہ کرک کی بات ہے، یہ میں ثابت کروں گا۔ جو میں فلور پہ بات کرنا چاہتا ہوں، نہیں جناب، میں جناب اپنے ضلع کو Represent کر رہا ہوں اور جو بات کہوں گا اس کو ثابت بھی کروں گا۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میاں صاحب! پلیز۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل</u>: ایک ای ڈی او ہیلتھ اپنے علاقے کی نمائندے کو کہتا ہے کہ مجھے ہیلتھ منسٹر نے کہا ہے کہ اس کی بات نہ سنی جائے، لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کہ میں نے پانچ فونیں ان کو کئے ہیں، وہ میرے فون کو بھی تو Attend نہیں کر رہا تھا اور میں ان کے دفتر بھی جا رہا تھا اور وہ مجھ سے ملاقات بھی نہیں کر رہا تھا تو اس کے باوجود میں استحقاق نہ لاؤں تو کیا کروں؟ (تالیاں) میں کس طرف جاؤں؟ اور اس کے باوجود بھی میرے گاؤں کی کلاس فور پوسٹ جس کا باپ ریٹائرڈ ہوا تھا، سپریم کورٹ بھی اس کو اجازت دے رہی ہے، اس کے باوجود میاں صابر آباد میرا گاؤں ہے، اس میں بھی اس نے میرے بندوں کو بھرتی نہیں کیا تو میں ایوان میں نہیں لاؤں گا تو کدھر جاؤں گا شباب صاحب؟ میں آپ کی عزت کروں گا، ہیلتھ منسٹر صاحب! آپ ہمارے عزت دار ہیں لیکن جو بات میں اس فلور پر کہنا چاہتا ہوں، میں پہلے اپنے حلقے PF 40 کا نمائندہ ہوں، اس کے بعد میں منسٹر کی عزت کروں گا تو وہ میرے حلقے کی عزت کرے۔ اگر وہ میرے حلقے کی عزت نہیں کرے گا تو میں اس فلور پر یہی کہنا چاہتا ہوں کہ ای ڈی او ہیلتھ نے پیسے لیے، منسٹر نے نہیں لیے، میں منسٹر کا نہیں کہنا چاہتا لیکن جب ہم ثابت کر رہے ہیں کہ انہوں نے لاکھ لاکھ، ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ، دو دو لاکھ روپے لیے ہیں اور اس کے باوجود کہ دونوں ایم پی ایز نے منسٹر کو لکھا ہے کہ اس ای ڈی او سے جان کا چھٹکارہ دلایا جائے، اس کے باوجود بھی وہ اس سے غائب ہے۔ جناب سپیکر، میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں، آج سے تین دن پہلے کرک میں ایک عورت اور ایک مرد کو کسی نے مارا، آج سے دو دن پہلے، ایک بجے میں خود کرک میں موجود تھا، خدا کی قسم کہ ان کے پوسٹ مارٹم کیلئے کوئی بندہ نہیں تھا، ایک بجے تک ہاسپٹل میں اور یہ بات ہم نے منسٹر صاحب کو بار بار کہی ہے اور اس بات کی بھی اہمیت نہیں ہے،

جب ایک بجے دن کو کوئی پوسٹ مارٹم کیلئے موجود نہ ہو اور حلقہ کا ایم پی اے اس علاقے میں موجود ہو تو کتنی سبکی ہوتی ہے؟ میں سب کے سامنے وزیر صحت کا احترام کرتا ہوں لیکن کم از کم اگر وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ حلقے کے ایم پی اے کی قدر نہ کریں اور جو لسٹ ادھر سے دی جاتی ہے کلاس فور کی، اس کو بھرتی کیا جائے تو ہم جناب سپیکر، اس ایوان سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ اس میں کمشنر نے بھی انکوائری بنائی ہوئی ہے، اس میں ڈی سی او نے بھی پہلے انکوائری بنائی ہوئی ہے اور Already ڈی سی او نے لکھا ہے کہ یہ Illegal appointments ہیں تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ صاف ثابت ہو۔ لیاقت شباب کو بھی ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ استحقاق کمیٹی کے حوالے ہو گیا، اگر وہ ثابت نہ ہوا تو پھر ہم اس ایوان میں انشاء اللہ نہیں آئیں گے لیکن اگر ثابت ہوا تو کم از کم ہیلتھ منسٹر کو کہا جائے کہ دو تین بندے تو ہمارے بھی بھرتی کیا کریں، سارے اپنے بندے مت کیا کریں کم از کم۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ، ملک قاسم صاحب! تاسو کښېنئ خیر دے۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه جناب۔ شکرالحمدلله چه نن هغه ورځ ده چه تصدیق اوشو زما د خبرے۔

ما وئیل چه زه به درته ژاړم   تاد بازاره سترګے سرے راوړے دینه

(تالیاں)

میاں صاحب خو وزیر پاتے شوے دے، زه خو ډیر افسوس کوم جناب والا چه دا څه میاں صاحب اووئیل حقیقت دے، دا ای ډی او هیلته، دا ای ډی او هیلته زما په حلقه کښے، ونکی سیراج خیل کښے یو ځوانه جینئ جی خودکشی کړے وه جی، زه خو به دا نه وایم چه د هغے پوسټ مارټم ته مو یو ډاکټر قدر مونډے نکړو او ای ډی او ته مونږ ټیلی فونونه کوؤ، ټیلی فونونه مو نه اوری او په دا ریکروټمنټ کښے، جناب والا، زه خپله بیا اوغوښتلم خپل دفتر ته او بیا مونږ ته چه کوم دے چه بهر زه ناست یم چه وایم چه ای ډی او صاحب به، منسټر صاحب ټیلی فون ورته اوکړو چه دا پریږده او هغه نه د منسټر منی او دا منسټر چه څومره عزتمند سړے دے، که چرے دا سے نمونه ای ډی او ګان چه کوم دی دا په ضلع کښے ساتی نو دا هیلته او دا ------

جناب ڈپٹی سپیکر: لیاقت شباب صاحب، پلیز۔

ملک قاسم خان خٹک: خدا حافظ مسلمانوں کا اکبر۔ مجھے توان کی خوشحالی سے ہے آس۔ دا به څه کیږی ؟ جناب والا، چه که چرے دا سے حالات وی چه دا ای ډی او څه کړی دی۔

Mr. Deputy Speaker: Okay.

ملک قاسم خان خٹک: او زه دا په دے فلور وایم چه جناب والا، د کرک خلقو کښے ډیر اشتعال دے، که دا ای ډی او په دے کرک ضلع کښے وی، مونږ د دے سبا ذمه وار نه یو۔ دا ای ډی او ته پلان جوړ دے، عوام تنگ دی، هغه به ورځی نیسی به ئے په خپل دفتر کښے، زه دا په دے فلور باندے وایم چه زر د دے انتظام اوشی او د۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ما خو تاسو ته اووئیل کنه چه د دے پسے درکوم۔

ملک قاسم خان خٹک: او دا کوم کسان نن چه پاتے دی، هغه لگیا دی نورے خبرے کوی چه کوم دے، میرټ نه بلا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس آپ تشریف رکھیں، Please, take your seat۔

ملک قاسم خان خٹک: زما اوس په هسپتال کښے پوسټونه خالی دی جی، ټول هسپتالونه مے خالی دی، ضرور جی انکوائری د اوشی په دیکښے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زمین خان صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ یقیناً چه دا کومه مسئله زمونږ میاں نثار گل ورور او حاجی صاحب اوچته کړے ده، دا یواځے د دوئ سره نه بلکه زما په خیال د دے معزز ایوان دا ټول معزز ممبرانو ته دا مسئله پیښه ده (تالیاں) او دا یواځے په هیلتھ ډیپارټمنټ کښے نه بلکه په ډیرو محکمو کښے ده تقریباً خو دیکښے یو عرض کومه چه یره دا زمونږ چه کوم پریویلجز ایکټ دے نو د قانون تحت زمونږ پریویلج نه جوړیږی۔ دا یو اخلاقی Obligation دے او وزیراعلیٰ صاحب پخپله په دے هاؤس کښے دا ایشورنس مونږ ته راکړے وو چه یره د کوم ممبر په حلقه کښے د کلاس فور بهرتی کیږی نو پکار ده چه دا د هغه په Recommendation باندے اوشی، چونکه دا یوه اخلاقی دغه جوړیږی خو

قانونی طور باندے بیا د ایکٹ دغه نه جوړیږی۔ دیکښے زه یو تجویز پیش کومه چه یره دا ډیډیکٹ مخکښے چئیرمینان نه وو نو که اوس د دے اختیار دغه ایکٹ کښے ترمیم اوشی او دغه چئیرمینانو له ورکړی نو یقیناً دا ټول ممبران په هغے کښے ناست وی، په هغه کمیټئ کښے او هغه چئیرمین به ئے هم ناست وی، ایم پی اے گان به هم ناست وی نو دا مسئله به د ټولو ممبرانو همیشه د پاره حل شی۔
ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیاقت شباب صاحب،پلیز۔

جناب لیاقت علی شباب(وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر، زما معزز رکن اسمبلی جناب ملک قاسم صاحب او زمونږ ورور رکن جناب میاں نثار گل صاحب چه دا کوم تحریک استحقاق پیش کړے دے جی، زه په دے باندے دا خبره کوم، مونږ قطعاً د کرپشن په حق کښے نه یو چه په هر ډیپارټمنټ کښے وی، چه هر څوک وی۔ زمونږ د گورنمنټ پالیسی دا ده چه داسے Elementsچه کوم وی او مونږ ته پوائنټ آؤټ کیږی، زمونږ گورنمنټ به پرے Fully actionاخلی که هغه هر څومره بااثره هم وی انشاء الله خو په دغه شی کښے خو بالکل جی Compromise نه کوؤ خو صرف خبره جی دا ده چه معزز اراکین اسمبلی چه دلته خبره اوکړه نو میاں صاحب یو ټائم کښے دا خبره اوکړه چه ای ډی او هیلته چه کوم دے د منسټر په ایماء باندے داکرپشن کوی، ما صرف په دغه باندے لږ غوندے Protestکړے وو۔ بیا دوئ هغه خپله خبره کلیئر کړه چه دا وائی چه ما منسټر صاحب نه دے یاد کړے جی۔ زه هم جی دا وایم چه هر یو کرپټ سړے دے ، په هر ډیپارټمنټ کښے چه دے ، د هغه خلاف سخت کارروائی پکار ده خو په دے ټائم کښے سر زما دا ریکویسټ به وی چه تاسو یو Historically ruling ورکړو نو دغه استحقاق تحریک چه کوم دے نو دا هم هغهSame day د پاره پینډنگ اوساتئ نو هغه Concerned Minister به هم دلته کښے وی نو بیا چه څنگه ستاسو، د هاؤس خوښه وی، انشاء الله مونږ به دا خپل ملگری سپورټ کوؤ په هغے کښے جی۔ تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! تاسو څه، مطلب دا دے چه پینډنگ کوئ؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر سر!آپ اس کو کمیٹی کے حوالے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں یار، میں ان سے پوچھ رہا ہوں، آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہاؤس میں اس پر ووٹنگ کریں، یہ ممبران سے پوچھا جائے کہ آیا اس کو کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں کہ نہیں؟ کیونکہ یہ تو بہت ہی اہم معاملہ ہے اور منسٹر صاحب کئی دنوں سے اسمبلی نہیں آ رہے ہیں۔ لاکھوں کروڑوں روپے اجلاس پر خرچہ ہو رہا ہے اور منسٹر صاحب اجلاس میں نہیں آ رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جاوید عباسی! آپ نے اجازت مانگی تھی کہ آپ کھڑے ہو کر تقریر شروع کر دیتے ہیں؟ میں ان سے پوچھ رہا ہوں کہ آپ Press کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں؟ آپ اجازت لیں گے تو ایسا نہیں کریں گے کہ آپ مطلب ہے پھر تقریر شروع کر لیتے ہیں۔ میاں نثار صاحب! آپ کی کیا رائے ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ ملک صاحب!

ملک قاسم خان خٹک: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ میری بات سنیں، ایک دوسرے کی جب ہم بات سنیں گے تو سمجھیں گے نا۔ جس طرح لیاقت شباب صاحب نے یہ فرمایا کہ اس کو پینڈنگ رکھیں پیر کے دن کو، آپ چاہتے ہیں کہ اس کو پینڈنگ رکھیں یا نہ رکھیں یا ہم ہاؤس سے پوچھتے ہیں، آپ کی کیا رائے ہے؟۔۔۔۔۔

میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر! ایک منٹ، میں تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ لیاقت شباب صاحب نے بڑا تفصیلاً جواب دے دیا لیکن جناب سپیکر، یہ ضروری تو نہیں ہے کہ Monday کو ہیلتھ منسٹر Available ہو گا تو ہم بھی Available ہوں گے، ہم تو آج، (مداخلت) نہیں ہم تو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ سے رائے مانگتا ہوں۔

میاں نثار گل کاکاخیل: آپ نے رولنگ دے دی، ٹھیک بات ہے۔ ہم نے جی ہیلتھ منسٹر پہ استحقاق نہیں جمع کیا ہے، ہم نے ای ڈی او ہیلتھ پہ استحقاق جمع کیا ہے اور سارے ممبران اسمبلی سے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، بس تشریف رکھیں۔

میاں نثار گل کاکاخیل: ای ڈی او کو منع کیا ہے کہ اس کو۔۔۔۔۔

وزیرآبکاری ومحاصل: جناب سپیکر صاحب! زمونږ دا ریکویسټ دے چه دا کمیټئ ته واستوئ، دا تحریک استحقاق سټینډنګ کمیټئ ته واستوئ، پریویلج کمیټئ ته دا تحریک استحقاق واستوئ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیره مهربانی۔آپ تشریف رکھیں۔

Is it the desire of the House that the privilidge motion, moved by Malik Qasim Khan Khattak and Mian Nisar Gul, honourable MPAs, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the privilege motion moved by both the honourable MPAs, is referred to the Privilege Committee. Thank you very much.

(Applauses)

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب! ما ته لږه موقع راکړئ جی، زمونږ په مردان کښے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ اختر علی صاحب، پلیز۔

حافظ اختر علی: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ دا ماسره لاس کښے جی اخبار دے، "مردان پولیس فائرنگ سے طالب علم جان بحق، مظاہرین کا احتجاج، توڑ پھوڑ"، جناب سپیکر صاحب، زمونږ مردان کښے یو کلے دے ساولډهیر، هلته کښے د کالج طلباء په لاره باندے تلل، پولیس ورته اشاره اوکړه په ناکه بندئ باندے نو مونږ یقیناً دے خبره باندے پوهیږو چه یره د ټریفک قوانین یا د انتظامیے چه څومره زمونږ دا ملکی قوانین دی، د هغے احترام پکار دے او په هغے باندے عمل هم پکار دے خو بهرحال هغوی به نه وی رکاؤ شوی نو پولیس په هغوی باندے فائرنګ کړے دے او بیا په هغے کښے هغه یو طالب علم شهید شوے دے او دوه کسان زخمیان دی۔ بیا د هغے د وجے نه پوره علاقه کښے د امن و امان هغه مسئله جوړه شوے ده نو زمونږ به دا درخواست وی حکومت ته چه د دے واقعے بالکل داسے یو غیر جانبدارانه هغه پوره انکوائری اوشی او چه څوک په دیکښے ملوث حضرات وی نو د هغوی خلاف هغه ایکشن د واغستلے شی او چه داسے حالات آئنده د پاره نه پیښیږی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عبدالاکبر خان، پلیز۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سپیکر صاحب، دا زما د حلقے سره تعلق ساتی، په دے باندے ما سحر کال اٹینشن نوٹس ورکڑے دے نو کله ورځ راولئ ځکه چه دا ډیره اهم خبره ده او دا زما د حلقے سره تعلق ساتی نو ما پرے دغه کړے دے، خیر دے که بله ورځ راغے، د پیر په ورځ باندے په دے باندے لږ ډیټیل سره خبره بیا اوکړو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تاسو بشیر بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}:</u> عبدالاکبر خان اووئیل چه Mondayباندے کال اٹینشن راولئ او که دوئ دا وائی نو انکوائری به خامخا کوؤ، ستوړنټ پکښے شهید دے، خامخا دا خو ظلم دے، زیاتے دے، د دے خلاف به انشاء اللّٰه پوره انکوائری هم کوؤ او ایکشن به هم اخلو چه هر څوک پکښے راغے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک شوه، ډیره مهربانی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Now coming to Item No. 7. 'Call Attention Notices': Mr. Muhammad Javed Abbasi, the honourable MPA, to please move his call attention notice No. 562 in the House. Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib, please.

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ گلیات میں شدید برف باری اور موسلادھار بارشوں کی وجہ سے تمام سڑکیں بند ہیں اور خراب ہو گئی ہیں۔ عوام اپنے گھروں میں محبوس ہو کر رہ گئے ہیں، بجلی کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ آبنوشی کی سکیمیں ناکارہ ہو گئی ہیں۔ عوام کچے راستوں پر دور دور سے پانی لانے پر مجبور ہیں اور وہاں عوام کی زندگی مشکلات سے دوچار ہے۔

جناب سپیکر، یہ پچھلے کوئی بیس پچیس دنوں سے مسلسل پورے پاکستان میں کہہ سکتے ہیں آپ لیکن ہمارے علاقے میں، گلیات میں شدید بارشیں اور طوفان آیا ہوا ہے، یہ کچھ چھبیس سال بعد اس مہینے کے اندر جناب سپیکر، وہاں پر برف باری ہوئی ہے اور چار دفعہ برف باری ہوئی ہے۔ میری صرف یہ ریکویسٹ ہے کہ لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دیں، یہ رپورٹ مانگ لیں جناب سپیکر، اپنے ڈیپارٹمنٹ سے

کیونکہ شدید برف باری کی وجہ سے، شدید بارشوں کی وجہ سے وہ سارا پہاڑی علاقہ ہے جناب سپیکر، بہت زیادہ سلائیڈ آئی ہے، پہلے سے جو روڈز تھے، وہ بری طرح ان کی تباہی ہو گئی ہے اور پانی کی سکیمیں، جو کرڑوں روپے کی سکیمیں تھیں، ان کو بھی بڑا نقصان ہوا ہے تو میری صرف ایک ریکویسٹ ہے جناب سپیکر، اور ابھی تک وہاں موسم بڑا شدید ہے، کل بھی شدید طوفان تھا وہاں، بارش کی وجہ سے اور آندھی کی وجہ سے، تو وہاں جناب سپیکر، نہ صرف میرے حلقے میں بلکہ پورے ایبٹ آباد میں لیکن چونکہ گلیات سپیشل طور پہ پہاڑی علاقہ ہے جناب، وہاں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے، تو میری یہ ریکویسٹ ہے جناب سپیکر، کہ یہ اپنی ایک رپورٹ مانگ لیں، جو بھی سکیمیں ان بارشوں کی وجہ سے شدید Damage ہوئی ہیں، نقصان ہوا ہے تاکہ وہ کام ٹھیک ہو سکے لیکن اگر یہ جلدی ہو سکے جناب سپیکر، کیونکہ آگے پھر بارشوں کا سیزن آنے والا ہے اور جو چھوٹے Tracks گاؤں جاتے ہیں تو چونکہ وہاں ساری زیادہ کچے روڈز ہیں جناب سپیکر، وہ بالکل تباہ ہو جائیں گے، بند ہو جائیں گے تو میری صرف ان سے یہ ریکویسٹ ہے کہ جناب، رپورٹ مانگ لیں اپنے Concerned departments سے، جو ڈسٹرکٹ میں کام کر رہے ہیں اور جو نقصان ہوا ہے جناب سپیکر، مجھے Assure کرا دیں کہ وہ اگلی بارشوں سے پہلے پہلے اس پہ کام مکمل کروا دیں گے۔ Thank you very much, Mr. Speaker۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: لاء منسٹر، ارشد عبداللہ صاحب، پلیز۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: مہربانی جی۔ بالکل جیسا کہ عباسی صاحب نے فرمایا ہے، ہم نے تو ایک رپورٹ ڈی سی او سے فروری میں منگوائی تھی، اس کے مطابق تو ابھی ایسا As such کوئی Loss نہیں رپورٹ ہوا لیکن ہو سکتا ہے اس کے بعد ہوا ہو، تو بالکل I assure you on the floor of the House کہ ہم Immediately لکھیں گے ڈی سی اوز کو کہ وہاں جتنی بھی کوئی Destruction ہوئی ہے یا جو بھی ہوا ہے اور پھر اس کیلئے کوئی لائحہ عمل انشاء اللہ تیار کریں گے، We will inform you accordingly, thank you Sir۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کس سلسلے میں، څه باره کښې خبره کول غواړې؟ یو منټ، خبره کوؤ۔ Syed Muhammad Ali Shah Bacha, honourable MPA, to please move his call attention notice No. 571 in the House. Muhammad Ali Shah Bacha.

سید محمد علی شاہ باچا: مہربانی سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم عوامی مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ مرکزی حکومت نے ملاکنڈ ڈویژن میں بینک کے قرضے معاف کئے ہیں جبکہ ملاکنڈ کے رہائشی جو کہ بینکوں میں ملازم ہیں، ان کے قرضے معاف نہیں کئے گئے ہیں جو کہ زیادتی ہے۔

جناب سپیکر صاحب، دیکښې مونږ د مرکزی حکومت شکریه هم ادا کوؤ چه زمونږ ځومره د ملاکنډ ډویژن خلقو Bank loan اغستے دے، هغه ټول معاف شو جی خو دیکښې مونږ ته یو مسئله ده، کوم بینک ایمپلائز چه کوم دی، د هغوی Loans نه دی معاف شوی او د چا تعلق چه د ملاکنډ ډویژن سره دے جی نو زمونږ گورنمنټ ته دا ریکویسټ دے چه د ملاکنډ ډویژن چه کوم بینک ایمپلائز دی او د هغوی تعلق د ملاکنډ ډویژن سره دے چه د هغوی Loans هم معاف کړی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر صاحب! د دے جواب به څوک ورکوی، فنانس منسټر یا څوک؟ جناب رحیم داد خان۔

جناب رحیم داد خان {سینئیر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر، باچه صاحب پورا Explanation ورکړو۔ هغه د ایمپلائز خبره ده او بیا د هغه ځائے باشندگان هم دی چه هغوی هم Affect شوی دی نو دا عجیبه خبره ده چه عام خلقو ته سهولیات ملاویږی او هغه ته نه ملاویږی نو زه دوئ له تسلی ورکوم چه د دے به مونږ نن تپوس اوکړو چه هغے ملازمین چه کوم دی، د هغه ځائے باشندگان دی او Affect شوی دی چه هغوی ته هم دا قرضے معاف شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیره مهربانی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس مجریہ 2011 کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Now coming to Item No. 8: The honourable Minister for Excise and Taxation, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Urban Immoveable Property Tax (Amendment) Bill, 2011. Honourable Minister for Excise and Taxation, please.

Mr. Liaqat Ali Shabab (Minster for Excise and Taxation): Thank you, Janab Speaker. Sir, I beg to lay the Khyber Pakhtunkhwa

Urban Immoveable Property Tax (Amendment) Bill, 2011 before the august House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (تنسیخ) بابت خیبر پختونخوا ملازمت سے برخاستگی (خصوصی اختیارات) مجریہ 2011 کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Now Item No. 9: Honourable Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Removal from Service (Special Powers) (Repeal) Bill, 2011. Honourable Minister for Law, please.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Thank you, Sir. On behalf of the honourable Chief Minister, I wish to present before this House the Khyber Pakhtunkhwa Removal from Service (Special Powers) (Repeal) Bill, 2011. Thank you.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2011 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Now coming to Item No. 10 and 11: The honourable Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission (Amendment) Bill, 2011, may be taken into consideration at once. The honourable Minister for Law, please.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Thank you, Sir. On behalf of the honourable Chief Minister, I request this august House to consider the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission (Amendment) Bill, 2011 forthwith. Thank you.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission (Amendment) Bill, 2011 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Now coming to the amendments: Mr. Abdul Akbar Khan, the honourable MPA, to please move his amendment in sub-clause (2) of Clause 1 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 1, sub clause (2) may be substituted by the following, namely: "It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect from 22nd April, 2011."

سر، میں ایک منٹ اس پہ لیتا ہوں، پھر منسٹر صاحب کی مرضی ہے۔ جناب سپیکر، جیسے ہی یہ بل Introduce-----

جناب ڈپٹی سپیکر: Excuse me۔ بشیر بلور صاحب! دے تہ لږ غوږ کیږدئ، دا لیجسلیشن شروع دے، پبلک سروس کمیشن والا دغه دے نو ما وئیل د دے امنډمنټس دی نو دا لږ خیال اوساتئ۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میری اس امنڈمنٹ کے موو کرنے کا Basically مقصد یہ تھا کہ جس دن سے یہ بل پیش ہوا، Introduce ہوا ہے، اس سے لیکر جب تک اس بل کو Assent نہیں ملے گی، Assent جب ملے گی تو اس میں جتنا بھی عرصہ ہے، اس میں پبلک سروس کمیشن بالکل مکمل طور پر آزاد ہے اور ان کو پتہ ہے کہ اس کے میجارٹی آف ممبرز جو ہیں، وہ جا رہے ہیں تو وہاں پر جو کارروائی ہو رہی ہے، وہ Illegal بھی ہے اور Illegal بھی نہ سمجھیں، جس طریقے سے ہو رہی ہے، منسٹر صاحب کو بھی پتہ ہے تو میں نے اس کو Effect دے دیا، جس دن سے یہ بل Introduce ہوا ہے، میں نے اس کو Effect دے دیا ہے کہ 22nd اپریل کو چونکہ یہ بل پیش ہوا تھا، میں نے اس دن سے اس کو وہ کیا ہے۔ ہاں اگر منسٹر صاحب یہ تسلی دے سکتے ہیں کہ یہ جو 22nd اپریل سے لیکر Assent تک، مطلب جس دن تک یہ بل فائنل نہ ہوا ہو تو اس دن تک جو بھی کارروائی ہو، اس پر دوبارہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اس سے میرا کوئی خاص مقصد نہیں ہے، صرف یہ تھا کہ یہ جو ہفتہ دس دن ہیں، ان دس دنوں میں پبلک سروس کمیشن کو جب پتہ ہے کہ ہم جا رہے ہیں تو جس طریقے سے وہ کارروائی کر رہے ہیں، اس سے میرے خیال میں اس کا مقصد ہی ختم ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): تھینک یو، جی۔ یہ امنڈمنٹ ان کی پہلے تو کچھ اور بنی تھی تو میرا خیال ہے کہ آخری والی امنڈمنٹ ہے ان کی اور اس سے میں Agree کرتا ہوں جی، اس کو Effect جو ہے نا 22nd اپریل سے اگر دیتے ہیں تو I agree ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں ایک چیز ہے، بہر حال ٹھیک ہے آپ نے تو دے دیا ہے لیکن 22-04-2011 سے لیکر اب تک جتنے انٹرویوز وغیرہ ہوئے ہونگے تو ان کا کیا Legal sanctity ہو گا، پوزیشن کیا ہو گی، اگر اس کو Effect آپ 22-04-2011 سے دیتے ہیں؟ With effect from that date fix ہے تو 22-04-2001 سے لیکر آج تک جتنے انٹرویوز وغیرہ ہوئے ہیں جتنی مطلب پروسیڈنگز ہوئی ہیں تو پھر ان کا کیا Legal sanctity ہو گا؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! مقصد ہی یہی ہے کہ یہ جو تقریباً ہفتہ دس دن میں جو کچھ ہوا ہے، آپ خود اگر انکوائری کریں تو آپ کو خود پتہ لگ جائے گا۔ اگر یہ بل آج ہی پاس ہوتا ہے لیکن اس کا Effect تو تب ہو گا جب یہ Assent ہو جائے گا گورنر سے، اس وقت تک تو اس پر کارروائی نہیں ہو سکتی، In between یہ جو پیریڈ ہے، یہ بڑا خطرناک پیریڈ ہے اور اس پیریڈ میں جو کچھ، آپ کو یہ بھی پتہ ہے، سب کو پتہ ہے کہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان، آپ نے خوب فرمایا تو کیا وہ لوگ جو Expectation پر انٹرویو کیلئے آئے تھے اور انہوں نے انٹرویو دیا تھا، کیا ان کا Right نہیں بنے گا، وہ ہائی کورٹ میں نہیں جائیں گے، یہ انکو چیلنج نہیں کریں گے؟ کیونکہ انہوں نے، میرے خیال میں لاء منسٹر صاحب اس پر ذرا وہ کر لیں، اسمیں میرے خیال میں یہ نکتہ آ جائے گا۔ اسمیں ایک اگر آپ اس طرح کر لیتے ہیں کہ جب تک سینکشن نہ ہو تو آج سے ایک رولنگ بھی دے سکتے ہیں لیکن اگر 22 سے لیکر 23 سے 29 تک تو اس میں یہ ایک وہ ہو گا۔ ایڈووکیٹ جنرل صاحب فرمائیں تو ان سے ہم ان کا Opinion لیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس کے متعلق میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو ہے۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔ میں ان سے بات کر رہا ہوں، پلیز آپ بتائیں، عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: سر! آج بھی آپ نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ اگر یہ اسمبلی آج پاس بھی کرے گی تو یہ گورنر کے پاس جائے گا Assent کیلئے اور جب تک گورنر Assent نہیں دے گا، پتہ نہیں وہ پانچ دن میں Assent دیتا ہے، چھ دن میں Assent دیتا ہے، جب تک وہ Assent نہیں دے گا تو اس کا Legal effect کوئی نہیں ہو گا۔ اب اگر آپ At once بھی کریں تو At once اس تاریخ سے ہو گا کہ جس تاریخ

کو گورنر اس کو Assent دے گا تب ہی اس کا نوٹیفیکیشن ہو گا۔ پھر میری درخواست ہے کہ چونکہ حکومت بھی راضی ہے جناب سپیکر، تو آپ بھی مہربانی کر کے اس کو Put کر لیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: ثاقب اللہ خان صاحب! پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زما یو ریکویسٹ دا دے جی چه دا امنڈمنٹ چه کوم زمونږ مشر دلته وړومبے دے جی او بیا اضافی دغه چه کوم امنڈمنٹ دے، د هغے مینځ کښے زمونږ هم شپږ اووه امنډمنټس دی نو که د اوس نه زمونږ مشر چه دے، هغه ډسکس کړی او گورنمنټ ته اووائی چه کوم اضافی ایجنډا کښے امنډمنټ دے نو مینځ کښے چه کوم امنډمنټس پاتے شو، هغه خو به گورنمنټ نه Consider کوی جی او نه به په هغے سوچ اوکړی۔ زما ریکویسټ دا دے چه هغه راشی خو دا 22nd باندے چه کوم دے سر، هغه Last amendment دے چه عبدالاکبر خان صاحب ورکړے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک ده راځی هغه خو راځی بس دے کلاز 1 چه دے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: دیکښے په Consideration Stage کښے په کلاز 1 کښے زما امنډمنټ دے، ستاسو خو کلاز 1، 2، 3 کښے دی، هغه خو راروان دی، هغه خو به دے پسے راروان دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میں کہتا ہوں، اس ذمہ دار ہاؤس میں عجیب بات میرے بہت سینئر پارلیمنٹرین صاحب نے کر دی ہے، الیکشن کمیشن کس نے رکھا؟ ذمہ دار لوگ اسی گورنمنٹ نے رکھے، Choice سے رکھے، میرٹ پر آئے، آج انہیں ہم کام سے بھی روک دیں؟ اور جن لوگوں نے انٹرویوز اور ٹیسٹس دیئے ہیں، ان کا کیا ہو گا، ان کی کیا غلطی ہے؟ یہ گورنمنٹ ہے یا کیا چیز ہے کہ جیسے بھی ہے، ان کو نکالیں گے کان سے پکڑ کر اور دیکھیں گے۔ یہ ٹائم ہے یہ پاس ہو گا، فیل ہوتا ہے، نہیں ہوتا ہے اس پر ووٹنگ ہو گی۔ ابھی سے ان کو پتہ ہے کہ بل پاس ہو جائے گا۔ وہ لوگ کس نے رکھے ہوئے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پبلک سروس کمیشن نے میرٹ پر لاکھوں لوگوں کو بھرتی کیا ہو گا، لاکھوں لوگوں کو بھرتی کیا ہو گا، لاکھوں لوگوں کے انٹرویوز لیے ہونگے، میں تو اس پر اعتراض نہیں کرتا۔

انہوں نے جو کچھ کیا ہے، میرا تو اس پر اعتراض نہیں ہے، جو کچھ بھی انہوں نے پہلے کیا ہے، وہ تو کر چکے ہیں۔ میرا خیال میں جی، آپ اس کو اگر Put کر لیں تو یہ اس ہاؤس کیلئے بڑا اچھا ہو گا جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

<u>وزیر قانون</u>: دا ما جی د اسمبلئ سیشن شروع کیدو نه مخکښې هم عبدالاکبر خان صاحب ته گزارش کړے وو چه ټهیک ده پارلیمانی لیډر یئ تاسو زمونږه، ستاسو احترام دے، مونږ به ډیرے خبرے ستاسو منو۔ دیکښې دا یو پرابلم ضرور وی چه د کومو کسانو انټرویوز فائنل ډیکلریشن شوے وی، د هغوی Legitimate expectations جوړ شی او هغه پرے کورټس ته ځی۔ دا ما د دوئ په نالج کښې راوستے وو خو دوئ اووئیل چه یره ما سره داسے انفارمیشن دے چه په دے تیر شوے یو څو ورځو کښې دننه ډیر زیات څه گړ بړ، نو ما ورته اووئیل چه یره که ستاسو انفارمیشن ټهیک وی او واقعی داسے وی نو دوئ اووئیل چه یره زما انفارمشین ټهیک دے او واقعی، نو دغه لحاظ سره زه Agree شوم خو زه به دا گزارش کومه چه دا به هسے یو Controversy بیا جوړیږی، بیا به عدالتونو ته خلق ځی نو که غلط دوئ څه کول، مخکښې به ئے هم کړی، دا شپږ اته ورځو سره څه۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب ثاقب اللہ خان اپلیز۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، کوم بیرسټر صاحب خبره اوکړه، لاء منسټر صاحب خبره اوکړه جی، زه هغه سیکنډ کومه جی، که فرض کړه گړ بړ شوے وی نو د هغے قانون دے جی، هغه قانون دے هغه کورټ ته هم تلے شی، چیلنج کولے شی، که مونږ سره څه دغه وی، مونږ تلے شو، نیب ته تلے شو۔ مونږ کمیټیانو ته راوستے شو خو د خپل ځان د وجه نه مونږ یو دغه کوؤ، هغه سر، هغه خو به Evidence اخلی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ہاؤس سے پوچھتے ہیں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: ایسا ہے کہ جناب سپیکر، میں اس امنڈمنٹ پر زور نہیں دیتا لیکن اگر منسٹر صاحب ہفتہ، دس دن میں جو کارروائی ہوئی ہے، اس کی جانچ پڑتال کر سکتے ہیں تو ٹھیک ہے میں اس کو واپس لے لوں گا جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! پلیز، لاء منسٹر۔

وزیر قانون: جی، جی، اگر کوئی ایسی Normally report ہوئی ہے، آپ ہمیں اس کو Identify کریں، انشاء اللہ انکوائری میں آپ سب کو بٹھائیں گے انشاء اللہ، ایسی کوئی بات نہیں۔ تھینک یو۔

جناب عبدالاکبر خان: میں واپس لیتا ہوں سر۔

Mr. Deputy Speaker: The Amendment as proposed by the honourable MPA, Abdul Akbar Khan has been withdrawn, so original sub clause (2) of Clause 1 stands part of the Bill. Next Mr. Abdul Akbar Khan, Mr. Israrullah Khan Gandapur, Mr.Saqibullah Khan, Mrs. Shazia Tehmas Khan, Haji Qalandar Khan Lodhi and Mr. Alamgir Khan Khalil, to please move their amendments in para (b) of section 4 of Clause 2 of the Bill, one by one. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. Sir, I beg to move that in section 4, as referred to in Clause 2 of the Bill, para (b) may be deleted.

Mr. Deputy Speaker: Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib, please.
So he is not present, his amendment is withdrawn. Mr. Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیرہ مہربانی جناب سپیکر صاحب۔ I request to move that in section 4, as referred to in Clause 2 of the Bill, para (b) may be deleted. جناب سپیکر صاحب، اوس ور باندے Argument وکړو که ورستو اوکړو سر، اجازت دے سر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: او۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب، داسے دہ جی چه هر یو دغه د پاره Institutional memory ډیر زیات ضروری شے دے جی۔ Institutional memory یو دا Institutional Continuity خامخا Ensure کوی جی، اوس جی تاسو که دا چیئرمینانو او هغه ټول راواخلئ، دیکبنے اکثر خلق چه دے د

بورډ نه شپږ میاشتو کښے هسے هم ریټائر کیږی خو تاسو جی ایک دم ټول پوستونه As soon as this Act is passed او دا ټول دے باندے لاګو کړئ سر، یو خو جی کنټریکټس چه تاسو کړی دی، هغه تاسو Honour نکړل، کنټریکټ ایکټ لاندے هم پکار دا ده چه مونږ As a Government خپل کنټریکټس چه څومره دی، هغه Honour کړو. یو تاسو سر، هغه Honour نکړل، دویم دا ټول اکثر په دے باندے دا چه ممبران اوس ځی، په دے باندے چه د ایکټ دا Effect به ختم شی، چه ختم شی نو اوسه پورے چه څومره انټریوګانے، سبا د پاره، بل سبا د پاره او دا نزدے ورځو کښے دی، د دے به څه کیږی سر؟ یو خو مونږ په دغه ځائے کښے کښینو سر او مونږ وایو چه یره دا پبلک سروس کمیشن نه کار Delay کیږی، کارونه زیات دی، بل مونږ داسے لاء راوړو لګیا یو چه په هغے کښے به نور Delay شی، ریکروټمنټ به Delay شی نو زما ریکویسټ دا دے چه دا دے ګورنمنټ باندے یو ډیر بد لیبل لګی چه هغه خپل Contracts honour کولے نه شی نو زۀ دا وایم سر چه دا Retrospective effect چه دے ورکوی، دا د Delete شی او دے نه پس چه څومره ایکټس او کنټریکټس دی، په هغے باندے د دا اطلاق کیږی۔

<u>محترمه شازیه طهماس خان</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: اجازت دے سر؟

<u>جناب ډپټی سپیکر</u>: هغه وائی، تاسو له درکوم، دا ټول وائی۔ مسز شازیه طهماس خان، پلیز۔ اس کے بعد پھر بات آپ کرلیں۔

<u>Ms. Shazia Tehmas Khan:</u> Sir, I beg to move that in para (b) of Clause 2 of the Bill, the following proviso may be added, namely: “Save as provided that in Section 6 of the Ordinance, 1978, the aforesaid provision shall be effective on the expiry of the term of present members.”

سر، Arguments پرے اوکړو که نه وروستو کوؤ؟

<u>جناب ډپټی سپیکر</u>: موقع درکوم د هغے نه پس۔ حاجی قلندر خان لودهی صاحب، پلیز۔

Haji Qalandar Khan Lodhi: I wish to move that in para (b) of Clause 2 of the Bill, the following provision may be added, namely: "Provided that the aforesaid term of the member of the Commission shall be effective on the expiry of the term of present members or removal as provided under Section 6 of the Ordinance, 1978."

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ۔ آپ پھر، مسٹر عالمگیر خان خلیل، پلیز۔

Mr. Muhammad Alamgir Khalil: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in para (b) of Clause 2 of the Bill, the following proviso may be added, namely: "Provided that the aforesaid term of the member of the Commission shall be effective on the expiry of the term of present members or removal as provided under Section 6 of the Ordinance, 1978." جناب سپیکر صاحب ، ښنگه چه۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نمبر باندے موقع درکوم۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: بنه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان۔ نمبر باندے راشئ۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں ابھی، حقیقت یہ ہے کہ حکومت نے جو یہ بل پیش کیا ہے، میں مبارکباد دیتا ہوں، جناب سپیکر، 65 Years بہت کافی Age ہے، آپ اگر ایک آدمی کو 65 Years تک Age دیتے ہیں کہ وہ اس وقت تک کام کرے گا تو یہ کافی Age ہے، اس کے بعد جو ہے نا اس کو Age اور مزید Age دینا میرے خیال میں کہیں پر بھی نہیں ہے کہ 65 سے زیادہ کوئی اور سروس میں وہ کام کر سکے۔ دوسرا جو انہوں نے پانچ سال کی بجائے تین سال کر دیا ہے، میں جی اس پر بھی مبارکباد دیتا ہوں حکومت کو کہ یہ جو Tenure ہے، اس کو انہوں نے کم کر دیا ہے۔ میرا جو بل تھا، وہ تو صرف یہ جو سیکشن (b) تھا کہ جو موجود لوگ ہیں، ان لوگوں کی جو Upper age limit ہے، اس کو نہ چھیڑا جائے یا اس کا جو Tenure ہے، اس کو نہ چھیڑا جائے لیکن جہاں تک اس کے Contents کا تعلق ہے، میں جی مشکور ہوں حکومت کا کہ انہوں نے اس میں یہ امنڈمنٹ لا کے 65 years of age کر کے اور تین سال تک Tenure کر کے واقعی بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے لیکن میرا چونکہ بل، وہ جو Second (b) Clause ہے کہ وہ Effectiveness جو اس کا ہے تو وہ ابھی سے نہیں ہونا چاہیئے جن لوگوں کا Tenure ابھی جو باقی ہے، ان پر یہ لاگو نہیں ہونا چاہیئے۔

Mr. Deputy Speaker: Ms. Shazia Tehmas, please.

محترمہ شازیہ طہماس خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔ بنیادی طور پہ میری یہ جو امنڈمنٹ ہے، یہ Addition ہے اور اس کا بھی کم و بیش مطلب ہے کہ جو اس بل کا اطلاق ہے، جو موجودہ ممبرز ہیں، جب وہ اپنا ٹرم پورا کر لیں، اس کے بعد ہونا ہے کیونکہ سر Already اس وقت ہمارے پاس دس ممبرز ہیں اور دس میں سے آٹھ ایسے ہیں کہ جن کی ریٹائرمنٹ میں چار مہینے رہتے ہیں یا ایک سال رہتا ہے تو اگر یہ آٹھ بھی چلے جائیں تو Already پبلک سروس کمیشن نے کونسا اتنا بروقت یا Affirmative کچھ Deliver کیا ہے؟ جب آٹھ بھی چلے جائیں سر، دو ہمارے پاس ممبر زرہ جائیں اور بقایا آٹھ ممبران آنے کیلئے ہمیں تقریباً ایک مہینہ انتظار کرنا پڑے گا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ ایک Burden ہے، بہتر یہی ہے کہ ہم، یہ بل بالکل ہمیں منظور ہے، ہمیں اس کی Spirit سے کوئی انکار نہیں ہے، بہتر یہی ہو گا کہ جو موجودہ آٹھ ممبران ہیں، یہ اپنا Tenure پورا کریں، اس کے بعد اس بل کا اطلاق ہم پہ ہونا چاہیئے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قلندر لودھی صاحب، پلیز۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اس میں امنڈمنٹ لانے کا یہی مطلب تھا کہ میں یہی ایک Quote کرتا ہوں: It is proposed that any amendment as required by the legal norms if proposed by he Government, the same should be given immediate effect not retrospective effect.، تو میرا بھی یہی مطلب ہے جی کہ یہ ابھی سے ہو، جو لوگ پہلے سے لگے ہوئے ہیں یا جو پہلے ہم نے لوگ رکھے ہیں، وہ ایک Cream تھے معاشرے کی، گورنمنٹ نے اپنی چوائس سے رکھے ہیں، میرٹ پر رکھے ہیں، اس میں ایسے لوگ بھی آ گئے ہیں جو کہ سیکرٹریز تھے اور جن کا ابھی اس میں ٹائم بھی رہتا تھا، ڈیڑھ دو سال ان کی سروس بھی رہتی تھی، انہوں نے اس کو بھی Forgo کیا اور یہاں پانچ سال کے علاوہ ان کا خیال تھا کہ ہمارا یہ ٹرم ہے پانچ سال کا اور وہ آ گئے ہیں، اگر ان لوگوں کو ابھی سے ہم نکال دیں گے تو پھر ان کو ایک سال یا ڈیڑھ سال ملے گا، ان کے حساب سے بڑی زیادتی ہو جائے گی تو Injustice ہو جائیگا تو یہ ایک تو اس لئے میرا لانے کا تھا، دوسرا اگر کوئی آدمی گڑبڑ کرتا کسی جگہ بھی تو سیکشن 6 کے تحت اس کا گورنمنٹ کے پاس اختیارات ہیں، اس پر ایکشن لے سکتی ہے، اس کو نکال سکتی ہے، ساری باتیں کر سکتی ہے تو اسلئے جی میرا بھی یہی مطلب ہے کہ ان لوگوں پر ابھی سے اطلاق نہیں ہونا چاہیئے، جو لوگ ابھی In Service ہیں یا جو لوگ ہمارے کمیشن میں ممبرز ابھی موجود ہیں، ان کو اپنا Tenure، جو 'ایگریمنٹ' ان کے ساتھ گورنمنٹ کا اس وقت پانچ سال کا ہے، وہ پورا کریں اور اس پر جناب سپیکر، میں یہ بھی عرض یہاں کرتا جاؤں کہ یہ جو

پنجاب میں تین سال سے جوافسر اس میں Extended by two years ہیں اور اسی طرح یہ ہمارے جو بلوچستان میں ہیں، وہ پانچ سال ہیں اور سندھ میں جو Five years جو Extended by three years ہیں تو یہ ابھی اسی ملک میں رہتے ہیں، دوسرے صوبوں میں بھی پانچ سال کا ٹائم ملا ہے، یہ لوگ جی اس وقت ہم معاشرے کی Cream سمجھ کر لائے، خود چوائس سے لائے، میرٹ پر لائے، اب وہ بہت بڑے بددیانت ہوگئے ہیں سب ان کیلئے؟ گڑبڑ کردی ہے، تو گڑبڑ جس نے کی ہے اس کو تو Punishment ملنی چاہیئے، اس Individual کو ملنی چاہیئے، پوری Set up کو کیوں ڈسٹرب کیا جاتا ہے؟ اس لئے اگر گورنمنٹ تین سال بھی لاتی ہے تو میں اس پر اعتراض نہیں کرونگا، ٹھیک ہے اگر گورنمنٹ کی پالیسی ہے، چار سال بھی دیئے ہیں، تین بھی لاسکتی ہے لیکن یہ جو لوگ ابھی Present ہیں، جو اس وقت سیٹ پر ہیں، ان کو اپنا ٹائم پانچ سال کا پورا کرنے دیں اور باقی اس کے بعد اس پر لاگو ہے جی، یہی میری ریکویسٹ ہے جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عالمگیر خان خلیل، پلیز۔

<u>جناب محمد عالمگیر خلیل</u>: ډیره شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ څنګه چه شازیے بی بی اووئیل او ثاقب خان اووئیل، که تاسو لسټ اوګورئ، زما خیال دے موجوده ممبرانو کښے په 2011 کښے اووه کسان روان دی، اووه کسان روان دی Already، مونږ دا نه وایو، د بل مخالفت کښےاوس مونږ دا وایو چه دا Tenure تاسو چه کوم ایښودے دے، دا وایو چه دے نه پس چه کوم راځی، د هغے د پاره درے کاله، زما خیال دے چه داسے یو آرډر باندے کلاس فور هم تاسو نه شئ ویستے، بل Already تاسو په اسمبلئ کښے چغے وهئ چه ډیرش زره درخواستونه پراته دی او ممبران نشته، یو خوا ته دغه چغے زمونږ منسټران صاحبان وهی چه ډیرش زره Applications پراته دی او د انټرویو د پاره ممبران نشته بل خوا ته اته کسان په یو مخ باندے ډسټرب کوئ نو زمونږ دغه یو خواهش دے۔ بله زما تر اطلاع پورے په کیبنټ کښے د دے شی مخالفت هم شوے دے، د هغے نه پس نه پوهیږو چه اوس کیبنټ مضبوط دے که بیوروکریسی مضبوطه ده؟______

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Order please, Mian Sahib, please.

جناب محمد عالمگیر خلیل: او بیا د هغے نه پس گورئ بله لوبه څه شروع کړے ده چه وائی د دے چیئر مین به چیف سیکرټری وی، بل ممبر به د اسټبلشمنټ سیکرټری وی او بل ممبر به د ایډمنسټریشن نه وی نو سپیکر صاحب، مونږ دا وایو چه دا کوم شے روان دے، مهربانی د اوکړی، منسټر صاحب ته یو خواست کوؤ چه کوم کسان دی، تر جون، جولائی، اگست 2011 پورے اوځی، ټائم ئے ختمیږی نو د دے مطلب دے چه شلور یا پینځو میاشتو د پاره دا شے لاگو کول نه دی پکار چه عدالتونه ته هغوی هم ځی او دوئ هم ځی، نو دا ما یو څو خبرے په امنډمنټ باندے کړے دی۔ شکریه جی۔

Mr. Deputy Speaker: The honorable Law Minister, Mr. Arshad Abdullah Khan, please.

بیرسټر ارشد عبدالله (وزیر قانون): بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ ډیره مهربانی۔ دے هاؤس کښے زمونږ مشرانو او آنریبل ممبرز د پبلک سروس کمیشن حوالے سره ډیر ایشوز اوچت کړی وو، هغه وخت کښے پبلک سروس کمیشن باندے ډیر زیات د تحفظاتو اظهار شوے وو او ډیر زیات کمپلینټس اوچت شوی وو، کیبنټ کښے هم داسے اکا دکا واقعات رپورټ شوی وو چه یره پبلک سروس کمیشن کښے داسے کوم طریقے سره دغه روان دے د Recommendation کښے Anomalies شته نو بیا وزیر اعلیٰ صاحب په دے ایوان کښے ایشورنس ورکړو چه یره زهٔ زر تر زره ریفارمز Introduce کوم او د د هغے د پاره ے کمیټی هغوی جوړه کړه، کیبنټ کمیټی او هغے دا ټاسک ما ته راکړو، ماسره سیکرټری اسټیبلشمنټ، سیکرټری ایډمنسټریشن، سیکرټری هائر ایجوکیشن، دا ممبرز وو نو مونږ د دے دا چه کوم ټاسک ئے مونږ ته راکړو چه یره تاسو اوگورئ چه Anomalies روان دی، نه دی روان، د هغے نه علاوه چه د دے Strengthen weaknesses چه کوم دی، دا ټهیک کول غواړی او د دے یو Statutory, overall regulatory framework review پکار ده او Recommendations راکړئ۔ نو د هغے حوالے سره بیا مونږ کښیناستو او مونږ دا مختلف Recommendations ورکړل۔ یو خو مونږه وئیل چه یره یو کمپوټرائزیشن اوسه پورے نه دے شوے په دے دور کښے نو هغے کښے آئی ټی ډیپارټمنټ یو سکیم، 'نان' اے ډی پی

سکیم منظور شو دے د پارہ او دا بہ کمپوٹرائز شی۔ دویم دوئ تہ مونږ دا Recommendation ورکړے دے چہ یرہ چہ کوم سکریننگ ٹیسٹس دی، دا د ETEA او NTS نیشنل ٹیسٹنگ سروس دے، پہ دے باندے بہ دوئ دا Initially کوی۔ د دے نہ علاوہ چہ کوم Syllabus based examinations دی، پہ هغے کښے مونږ د Viva، د انٹرویوز کوم مارکس دی، هغه مونږ Substantially reduce کړل او هغے کښے د Maneuvering چہ کوم گنجائش وی، د Favoritismهغه مونږہ کافی حدہ پورے لاندے راوستو۔ بیا دغه شان چہ کوم Syllabus based examinations دی، د هغے مارکس هم مونږ د انٹرویو کم کړل او د Written هم زیات کړل۔ د هغے نہ علاوہ جی مونږ چہ کوم د انٹرویو مارکس دی نو هغه مونږ داسے، مثلاً کہ Forty marks وی نو هغے کښے مونږ، دا چہ کوم پینل آف چیئرمین وی، د هغے مونږ Fifteen marks ورکړل چہ دوئ بہ دا ورکوی۔ باقی Twenty five marksچہ کوم وی، هغه بہ چہ کوم پینل دے، د هغے ممبرانو کښے بہ Equally distribute کیږی او بیا بہ دا ریکارډ پہ Ink کښے Maintainکیږی۔ دے وخت کښے پہ پینسل باندے دوئ واخلی او بیا Maintain کیږی نہ ریکارډ، نو پہ هغے کښے بہ د Abuse خطرہ وی، نو یو دا Recommendation مونږ ورکړے دے چہ کوم رولز اینډ ریگولیشنز کښے بہ دا Incorporate کیږی۔ د هغے نہ علاوہ ورتہ مونږ دا هم وئیلی دی چہ یرہ کوم پی ایم ایس آفیسرز دی یا جوډیشل آفیسرز دی نو د هغوی چہ کو م پینل وی، هغه Atleast five وی، پینځہ ممبران وی پہ هغے کښے او هغے کښے سائیکالوجسټ هم ناست وی چہ هغه د هغوی Emotional stability، Judge کوی۔ باقی اخرینئ خبرہ د Tenure راغلہ، Tenure باندے ډیر بحث اوشو او Initially زما خپل هم او د ډیر ممبرانو، د کیبنټ هم، د ډیرو ممبرانو د اسمبلئ هم دا دغه وو چہ یرہ Tenure کمول ولے پکار دی؟ Normal tenure چہ کوم دے، تاسو او گورئ کہ سیکرټریان دی یا نور د هغے لاندے سټاف دے، هر یو آفس چہ وی Normally عام Tenures درے کالہ وی او دلتہ دا پینځہ کالہ وو نو هغه شان ریټائرمنټ نہ پس، دا ریټارئرډ بیورکریسی د پارہ یو Sanctuary غوندے جوړہ وہ چہ یرہ بس پینځہ کالہ بہ پہ یو ځائے کښے پہ

قلاره باندے ناست وی نو د Efficiency د پاره دا پخپله یو دغه جوړ شوے وو، یو سرچ کمیټی چه کومه جوړه شوے ده، چیف منسټر صاحب جوړه کړے ده، په هغے کښے چیف سیکرټری صاحب دے، په هغے کښے ورسره ایډیشنل چیف سیکرټری، نه Sorryپکښے ایډیشنل چیف سیکرټری، وائس چانسلر ایجینئرنگ یونیورسټی امتیاز گیلانی صاحب، اعظم خان دے، ایکس چیف سیکرټری، غنی داد خان ایم پی اے صاحب،سیکرټری اسټبلشمنټ دے، د دوئ هم دا یو Recommendation راغلے دے چه یره دا Tenure تاسو کم کړئ، دے سره د فیډرل گورنمنټ چه کوم داسے یو Precedent راغلو د Tenure، دغه سره Efficiency level بنه شو۔ بیا خبره راغله چه کوم دا کسان چه مخکښے اپوائنټ شوی دی، که هغوی Affect شی نو مطلب دا دے چه دغه نه دی پکار، ډیرو ممبرانو تحفظات په دے کښے ظاهر کړل، نو داسے لیگل یو کوئسچن وو۔ د جنرل گلزار کیانی یو کیس وو چه کوم په فیډرل گورنمنټ کښے شوے وو، هغه لاهور هائی کورټ کښے دا شے چیلنج کړے وو خو هغه لاهور هائی کورټ پرے بیا ډیر Elaborate judgment ورکړے دے چه یره گورنمنټ سره بالکل دا اختیار شته او Tenure چه کوم دے، It`s not part of the Terms and Conditions of the service نو لهذا گورنمنټ By Legislation, by Ordinance یا By Act دا ترامیم راوستے شی۔ اوس که دا مونږ نه راولو، مطلب Every thing has to be in uniformity چه ټول ممبرانو د پاره به Every body has to be equally treated خو دا زاړه چه کوم پینځه کاله پاتے شی نو هغوی به وروستو ریټائر کیږی، دا چه کوم اوس اولگی دا به د هغوی نه مخکښے ریټائر کیږی خو د دوئ د Compensation د پاره مو دا کار اوکړو چه یره کومه تنخواه به دوئ په پینځه کالو کښے اغسته، هغه به ورله مونږ په دریے کالو کښے ورکوؤ نو دغه لحاظ سره Monetary benefits دوئ ته راغلل،They will be compensated نو دا ټولے خبرے دی او بل دا ده چه چیف منسټر صاحب، د هغه چه کوم Prerogative دے، Discretion چه هغه ممبران چه څوک غواړی او هغه Prescribed criteria باندے پوره وی، هغوی لگولے شی ممبر پبلک سروس کمیشن یا چیرمین، هغوی هغه خپل Prerogative

اوچت کړو او یوه سرچ کمیټي چه څنګه مخکښې ما بیان کړه، هغې له ئې ورکړو او د خدائې فضل دے اوس دا ټول اپوائنټمنټس په میرټ باندے کیږی۔ دا کوم کسان چه د دے Bill نه پس یا د دے ایکټ د پاس کیدو نه پس ریټائر شو نو سرچ کمیټي چه کومه ده نو هغه اپوائنټمنټس Already د هغوی په Immediately پائپ لائن کښې دی او هغه به Immediately اوشی، هفته لسو ورځو کښې به دا Cover شی نو انشاءالله په دے ایوان کښې چه کوم بحث شوے وو چه یره د پبلک سروس کمیشن Efficiency هغه هومره نشته یا نور داسے تحفظات وو نو دا چه کوم Overall دیکښې دا تبدیلئ راروانے دی، دے سره به که خیر وی پبلک سروس کمیشن ډیر ښه شی۔ نو د دے نه پس دا ګزارش دے چه یره دا مونږ په دے باندے ډیر سوچ کړے دے کابینه کښې، کیبنټ کمیټي او د هغې نه پس بیا کابینې چیف منسټر صاحب ته اختیار ورکړو چه څه تا فیصله اوکړه، هغه به مونږ ته منظوره وی نو دا د چیف منسټر صاحب او زمونږ د ټولو په شریکه باندے یوه فیصله ده او په دے باندے مونږ ډیر بحث کړے دے، ډیر سوچ مو کړے دے او انشاءالله دا به ښه وی نو زه خواست کوم ټولو ممبرانو صاحبانو ته چه چا په دیکښې امنډمنټس Introduce کړی دی چه دا واپس واخلی او د ګورنمنټ دا یو ښه Move دے، دا سپورټ کړی۔ مهربانی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ثاقب اللہ خان۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> سر چه د کوم Effort لاء منسټر صاحب خبره اوکړه چه په دے پبلک سروس کمیشن کښې دوئ اوکړو، هغه هر Angle سره ډیره د ستائینے وړ خبره ده جی۔ پبلک سروس کمیشن زمونږ د هغې ادارو نه دے جی چه یو خو د دے Constitutional importance دے، Constitutional importance د پاره زما خپل دا خیال دے چه د داسے ادارے د میرټ د پاره ډیر ضروری دی۔ زمونږ سر چه کوم Contention دے او تاسو اوګورئ چه هغه Contention که لودهی صاحب که مشر عبدالاکبر خان صاحب که شازیه بی بی وه او که عالمګیر خان او که ما اوکړو، هغه تقریباً یو دے جی۔ زمونږ جی دا څومره چه ریفارمز دی، مونږ د دے پورا سپورټ کوؤ، بالکل ئے سپورټ کوؤ۔ که ما دا خپل View

سپورټ کوؤ خو چه دا ټول مونږ وایم بیا Specifically نه وی نو express کړے سر، زمونږ چه کوم یره ده او Worry ده، هغه دا ده چه دا یکدم اووه اته کسان د لسو نه لاړ شی نو د ے سسټم ته یو Jolt ملاؤیږی، دوئ اووئیل چه دا به هفته لسو ورځو کښے دا ټول ممبران بیا راشی، زما ریکویسټ به دا وی چه هفته لسو ورځو پورے چه څو پورے دا ممبران Replace شوی نه وی، کم از کم هغے پورے خو چه دا ممبران وی۔ زه به بیا هم ریکویسټ چه کوم Retrospective effect چه انسټی ټیوشن Memory damage کوی، دا ضروری ده جی، افسر راځی جی، بل افسر سره چه ئے ټرینګ کیږی لګیا دی، په جونیئر کیډر باندے د هغه سینارټی کیږی، چه هغه راځی نو هغه ته پته وی چه په دے سسټم کښے به څنګه کار کوم؟ بل هم چه راځی سر، دا یو پراسس دے چه په دنیا کښے په هر ځائے کښے، هر یو بیوروکریټک سسټم کښے hierarchy د پاره ضروری دے۔ ایکدم چه تاسو 90% اخوا کړئ او چه کوم دوه کسان ممبران پاتے کیږی، هغه هم جونیئر لیول دی نو زه وایم دا Halt وی۔ درے څلور میاشتے، پینځه میاشتے، شپږ میاشتے، هیڅ فرق نه پریوځی سر، د سسټم ډیویلپمنټ کولو کښے، ریفارمز کولو کښے چه څنګه مخکښے هم ما عرض اوکړو، چه څنګه لاء منسټر هم اووئیل چه وی، پکار دا ده چه هغه که مونږ سبا ایکشن اخلو نو دے ایکټ ته Anomaly انتظار کوؤ چه هغے نه پس به ایکشن اخلو، پکار ده چه پرون مو اغستے وے، پکار ده چه نن خو خامخا واخلو نو زما ریکویسټ دا دے سر چه دا که نور څه نه وی او یو میټنګ دوه د پاره کمیټئ ته د حواله شی چه دیکښے دا اوکړو چه څوپورے دا نور Replace کیږی نه، که فرض کړه هفته کښے Replace کوی بالکل هفته کښے د Replace کړی خو چه Replace شی، بیا د دغے کسانو Tenure terminate کړی جی، هغے کښے مونږ اعتراض نه کوؤ۔ دا ریفارمز ډیر ضروری دی، د دے ریفارمز ستائینه کوؤ، د دے ریفارمز سپورټ کوؤ۔ درے واړه خبرے دی خو یکدم چه دغه کسان ځی نو زه وایم سر که د حکومت په دوئ باندے Confidence دے چه یوه هفته پس به مونږ دا ممبران Replace کړی وی نو یو هفته به مونږ صبر اوکړه جی چه څنګه Replacement راشی نو بیا د Termination اوشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شازیہ طہماش، شازیہ طہماش، پلیز۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ سر، میری اسمیں چھوٹی سی گزارش ہے کہ بالکل بل کے Favour میں ہم سب ہیں اور تین سال کا جو انہوں نے ایک ٹائم فریم دیا ہے، Ideal ہے، بہترین ہے یہ۔ صرف میری اس میں یہ گزارش ہے کہ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے، 2005 میں Already یہ تین سال اسکو کر دیا گیا تھا تو پھر ایسی کیا ضرورت پیش آئی کہ اب کچھ عرصہ گزرنے کے بعد، 2005 میں یہ پانچ سال کا تھا، اسے ہم نے Change کر کے تین سال سے پانچ سال کا کر دیا، ٹھیک ہے سر، اب ایسی کیا ضرورت پیش آئی کہ یکدم سے، اپنا پچھلا Decision جو ہم نے کیا تھا پانچ سال کے دورانیہ کا، اسے ہم Change کر کے تین سال کا کر رہے ہیں؟ گورنمنٹ اس وقت غلط تھی، گورنمنٹ اب غلط ہے، گورنمنٹ اس وقت صحیح تھی، گورنمنٹ اب صحیح ہے؟ اس بات کی مجھے بالکل سمجھ نہیں آرہی ہے۔ میں گزارش کرونگی کہ وزیر موصوف اگر اس میں ہمیں تھوڑا سا سمجھا دیں اور دوسری بات، بالکل یہ اگر ہم بات کریں گے، پبلک سروس کمیشن کے سابقہ اس کی، تو بالکل اس حوالے سے گلے شکوے تھے، کافی اپوائنٹمنٹس کے حوالے سے ایسے کیسز انکے پاس پینڈنگ پڑے تھے، سالوں سال سے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: میں خود ایک کمیٹی کو چیئر کرتی ہوں، دو کی ممبر ہوں۔ کئی ایسے کیسز اپوائنٹمنٹس کے آئے تھے کہ پبلک سروس کمیشن نے جو۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Okay, thank you; thank you very much.

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، تو میری اسمیں گزارش یہ ہے کہ The decision should be changed۔

Mr. Deputy Speaker: Okay, thank you very much. The hounourable Law minister, please.

وزیر قانون: ثاقب خان چه ښنگه اووئیل چه دا سے ده جی چه دا ممبرز چه کوم دی، اوس هم یو څو Vacant positions پکښے شته او هغے د پاره Already چه کوم دے، دا سرچ کمیټی چه ښنگه ما مخکښے اووئیل، هغوی انټرویوز کړی دی د هغوی Recommendations finalized دی او څکه دا مونږ دے ایکټ ته انتظار کوؤ چه یو څو دیکښے Tenure change دے، د هغے د لاسه، لکه چه کوم Already recommended نوموړنه نوټیفیکیشن کیږی نو هغے ته مو انتظار دے،

تیار دی، سمری تیاره ده، زما خیال دے چه ایکٹ مونږ پاس کړو Notify شی نو Within one week به دا انشاءالله شوی وی، دا هیڅ پرابلم نه دے او باقی تر څو پورے چه خبره ده چه یره 2005ء کښے چه کوم حکومت کړے وو، زه نه شم وئیلے خو مونږ دا ګڼړو چه دابه زمونږ قدم وی که خیر وی، دا پبلک سروس کمیشن کښے د Long term improvement د پاره یو ډیر مثبت قدم به وی او چه کوم Monotony یو آفس کښے، آفس هولډر کښے راځی After say two years, three years هغه He losses interest، پینځه کاله مطلب دا دے چه هغه شان دومره Monotony وی چه He losses that interest in his job نو دا یعنی مونږ یو ښه سوچ کوئ چه انشاءالله دا به بهترین قدم وی۔ زه بیا ګزارش کومه ثاقب خان ته چه یره پلیز دا واپس کړئ، ټول ممبرز ته دا ګزارش کوم چه دا دوئ واپس واخلی چه دا پاس کړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان، پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: ہمارا تو یہ خیال تھا کہ Vacuum پیدا ہو جائیگا کیونکہ جو لوگ یکدم ریٹائرڈ ہونگے، اس ایکٹ سے Affect ہونگے، وہ پھر بہت عرصہ لگے گا انکی اپوائنٹمنٹ پر اور اس طرح پبلک سروس کمیشن Incomplete ہوگا اور جو Already over burden ہے، وہ کام نہیں کر سکے گا لیکن منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہفتے تک ہم ان کو وہ کرلینگے۔ میں تو کہتا ہوں جی 1978 میں جب یہ ایکٹ بنا تو اس وقت بھی مارشل لاء تھا اور آج پہلی دفعہ ایک ڈیموکریٹک گورنمنٹ نے بہت اچھی طرح سے امنڈمنٹس کی ہیں تو میں جی Withdraw کرتا ہوں اپنی امنڈمنٹس کو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سارے Withdraw کرتے ہیں؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بالکل سر، زه withdraw کوم۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. All withdrawn; thank you very much. Ji, Qalandar Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: میرے خیال میں گورنمنٹ اپنے لئے خود ایک کام ڈھونڈ رہی ہے کہ یہ جو Immediate effect ہوتا ہے تو ٹھیک ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جب آپ کے سارے ساتھیوں نے withdraw کیا تو آپ بھی Withdraw کرلیں، میرے خیال میں بہتر ہوگا۔

حاجی قلندر خان لودھی: دیکھیں ہم تو گورنمنٹ کے ساتھ Cooperate کرتے ہیں، جو بل لاتے ہیں ہم اس پر تعاون کرتے ہیں لیکن دیکھیں یہ لوگوں کے ساتھ جو زیادتی ہے، یہ بھی تو ہم ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، ہم بھی تو پانچ سال کیلئے ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، اگر دوسرے صوبوں میں بھی لوگ پانچ سال کے بیٹھے ہوئے ہیں تو اس میں کیا قباحت ہے کہ جو لوگ ابھی ہیں، ان کو رہنے دیا جائے؟ باقی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو منسٹر صاحب نے بہت، نہیں اب مزید اس پر بات کی ضرورت بھی نہیں، Repetition ہے، آپ سے منسٹر صاحب نے ریکویسٹ کی ہے تو کیا آپ اپنی کو Withdraw کرتے ہیں یا ہم ہاؤس سے پوچھ لیں؟ بہتر یہ ہوگا کہ جس طرح آپ کے ہاؤس کے اور ساتھیوں نے Withdraw کیا تو آپ بھی کر لیں، As you like۔

حاجی قلندر خان لودھی: نہیں، چونکہ گورنمنٹ کے ساتھ ہمیں جو بھی بات ہوتی ہے تو اس کو جرگہ سے تعبیر کرتے ہیں، اس سے پہلے تو ہم نے ان کے ساتھ Cooperate کیا ہے، نشاندہی کرانا ہماری ڈیوٹی ہے، ہمارا فرض ہے، وہ ہم نے کرا دی ہے، لوگ کورٹ میں جائینگے، یہ جانے اور ان کا کام جانے، آسانی سے نہیں نکال سکتے ان لوگوں کو یہ، ان کا خیال غلط ہے۔ میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. Since all the amendments have been withdrawn, therefore, -------

محترمہ شازیہ طہماس خان: میں ایک بات کر رہی ہوں سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Withdraw نہیں کرتی ہیں؟ شازیہ طہماس، پلیز۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر جی بالکل لیکن گورنمنٹ کو بھی چاہیئے، Particularly چیف منسٹر کو کہ جب وہ سرچ کمیٹیاں بناتے ہیں، اتنے بڑے بڑے کارنامے کرتے ہیں تو ہاؤس کو اعتماد میں بھی لیں، ان دو منسٹروں کے کب تک ہم عزت و احترام کرینگے؟ چاہیئے یہ تھا کہ یہ وقت پر اس ہاؤس کو Inform کیا کریں تاکہ ہاؤس کا بھی ٹائم ضائع نہ ہو۔ میں Withdraw کرتی ہوں سر۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو څه وايئ حافظ اختر علی صاحب؟

حافظ اختر علی: مونږ دا غواړو چه په دیکښې دا خو یوه ډیره اهم قانون سازی ده چه په دیکښې د جمعیت علماء اسلام موقف هم مخې ته راشی جی۔ جناب سپیکر صاحب، خبره دا ده چه دوئ کوم امنډمنټس کول غواړی د پنځه کالو په ځائے

باندے درے کاله، خبره جی دا ده که چرے دوئ اصلاح احوال کول غواړی، یقیناً هغه خو خوش آئند خبره ده خو که چرے دوئ صرف خپل من پسند کسان راوستلو د پاره دا Exercise کوی نو یقیناً دا مناسب نه ده، آئنده د پاره د تهیک ده Tenure درے کاله شی خو دا موجوده چه کوم کسان دی نو دا په یک جنبش قلم تهول لرے کول انتهائی زیادتی ده او دا مناسب خبره نه ده۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. Since all the amendments have been withdrawn, therefore, the original para (b) of Section 4 of Clause 2 stands part of the Bill. Now coming to amendment in Clause 3 of the Bill: Mr Israrullah Khan Gandapur and Mr. Abdul Akbar Khan, to please move their amendments in Clause 3 of the Bill, one by one. Since Israrullah Khan Gandapur is not present, so he is deemed to have withdrawn. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 3 of the Bill the following shall be substituted namely, -

"post in basic pay scale 11 to 15 are equalent in all administrative, attached departments, authorities and Boards of Intermediate and Secondary Education, including autonomous and semi autonomous bodies, provided that if Commission fails to fill the post within six months on the requisition made, the post shall be filled by the respective organization not more than two months."

جناب سپیکر! میرے اس امنڈمنٹ کو موو کرنے کے دو مقاصد ہیں: ایک تو یہ ہے جناب سپیکر، کہ سالوں سال پبلک سروس کمیشن کے ساتھ Pendency پڑی ہوئی ہوتی ہے اور ڈیپارٹمنٹس کے پاس بالکل پوسٹس نہیں ہوتیں، سکول، کالج، ہسپتال سب خالی پڑے ہوئے ہوتے ہیں تو ایک Bar لگانا چاہیئے پبلک سروس کمیشن پر، اس کو ایک پریڈ دینا چاہیئے کہ وہ اس پریڈ میں ان لوگوں کو جن کی ریکوزیشن ہو جائے تو وہ ڈیپارٹمنٹ کی ریکوزیشن کو Honour کرکے Within six months ان پوسٹوں کو Fill کرلے تاکہ ان پر ایک Bar ہو کہ اگر ہم یہ پوسٹ Fill نہیں کرینگے تو پھر ڈیپارٹمنٹس از خود ان پوسٹوں کو Fill کرینگے ایک، اور دوسرا جناب سپیکر، Eleven to fifteen جب آپ دے رہے ہیں اوریجنل بل میں، Eleven to fifteen دے رہے ہیں تو پھر اس میں Discrimination نہ کریں کہ جی کسی ایک ڈیپارٹمنٹ کا دے دیں اور دوسرے ڈیپارٹمنٹ کا نہ دیں، مطلب ہے ادھر سیکرٹریٹ کے

آپ کے پاس جو سیکرٹریز ہوتے ہیں گریڈ20اور گریڈ 21 کے آفیسرز ہوتے ہیں، ان کو تو اختیار نہیں ہے کہ وہ Eleven to fifteen appointments کریں لیکن ڈسٹرکٹ میں وہاں پر ای ڈی اوز اپوائنٹمنٹس کرتے ہیں، وہاں پر بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں جو بورڈ کا چیئرمین ہے، وہ اپوائنٹمنٹس کرتا ہے تو یہ Discrimination نہیں ہونا چاہیئے کہ ایک دفتر میں تو آپ اس کو Bound کرتے ہیں کہ آپ پبلک سروس کمیشن سے اپوائنٹمنٹس کریں گے اور دوسرے دفاتر میں آپ کہتے ہیں کہ نہیں جی آپ خود کرلیں تو یہ تو اگر آپ چاہتے ہیں کہ جی دفاتر والے جو گیارہ سے Fifteen کر سکتے ہیں تو پھر سب کو اجازت دے دیں، پھر Eleven to fifteen پبلک سروس کمیشن کے Purview سے نکال دیں، پھر اپنے سارے ڈیپارٹمنٹس کو اجازت دے دیں کہ ان کا جو سیکرٹری ہے، وہ اس میں اپوائنٹمنٹس کرے لیکن جب آپ ایک دفعہ ایک طرف Bar لگاتے ہیں کہ جی ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹس تو نہیں کریں گے لیکن بورڈ آف انٹر میڈیٹ کرے گا، ڈی سی او اور جو ای ڈی او ایجوکیشن ہے، وہ Eleven to fifteen کرے گا لیکن سیکرٹری ایجوکیشن نہیں کر سکے گا تو میرے جی یہ دو مقاصد ہیں کہ پبلک سروس کمیشن پر ایک Bar لگادیں کہ وہ کم از کم چھ مہینے میں جب ڈیپارٹمنٹ اس کو ریکوزیشن بھیج دے، وہ ریکوزیشن کو Honour کرے تاکہ ڈیپارٹمنٹس کا جو Burden ہے خالی پوسٹوں کا وہ کم ہو جائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: مہربانی جی۔ ایسا ہے جی کہ بالکل ان کی Concern بالکل جائز ہے اور پبلک سروس کمیشن کو جلد از جلد Recommendations finalize کرنی چاہئیں، اتنی نہیں ہوتیں اور اس کی بھی اپنی وجوہات ہیں، میں نے سامنے رکھی ہیں۔ ابھی یہ ساری مشکلات ان کو ایڈریس کرنے کیلئے جیسے میں نے گزارش کی کہ ہم نے ایک 'نان' اے ڈی پی سکیم کمپیوٹرائزیشن کی وہ کر دی ہے کہ Online لوگ Apply کریں گے، Online ان کو سکریننگ ٹیسٹ کیلئے Invite کیا جائے گا یا نہیں کیا جائے گا، جو بھی ہوگا۔ اس کے علاوہ ہم ان کو اختیار دے رہے ہیں کہ یہ وہ ETEA یا NTS، یہ دو آرگنائزیشنز ہیں جن کے ذریعے یہ سکریننگ ٹیسٹ جو ہے، اپنا یہ Burden ادھر شفٹ کریں گے تو ان کی Efficiency بڑھے گی، اس سے کافی انشاء اللہ فرق آئے گا۔ جہاں تک بات ہے جی کہ انہوں نے کہا ہے، جو ترامیم انہوں نے پیش کی ہیں کہ انٹر میڈیٹ اور سیکنڈری ایجوکیشن کے بورڈز ہونگے، وہ

Autonomous اور Semi autonomous bodies ہو گئیں، وہ کیوں ہم اس امنڈیٹ میں نہیں لا رہے یا کیوں اس کو اس لاء میں نہیں لا رہے؟ وہ اسلئے کہ یہ اس لاء کے تحت جتنے بھی سول سرونٹس ہیں، جو کہ سول سرونٹ ایکٹ کے نیچے ملازمین ہیں، پبلک سروس کمیشن اس کی Recommendatory authority ہے۔ جہاں تک Autonomous یا Semi autonomous bodies ہیں، ان کے اپنے انسٹی ٹیوٹس ہیں اور وہ اپنے Laws سے Regulate ہوتے ہیں اور وہ پبلک سرونٹس ہوتے ہیں۔ یہ سول سرونٹس ہیں There is a distinction، اسی لئے ان کو ہم نے علیحدہ رکھا ہوا ہے اور اٹانومی دینے کا مقصد بھی یہی ہے کہ آپ ایک ایک آرگنائزیشن کو جب اٹانومی دیتے ہیں You trust that management کہ یہ Efficiently چلائیں گے، گورنمنٹ کی Set up سے علیحدہ ہو کر یہ اچھی پرفارمنس دیں گے اور جتنی بھی ریگولیٹری اتھارٹیز ہیں، آپ فیڈرل گورنمنٹ میں دیکھ لیں، ان کی اپنی Employment کی سکیمز ہیں اور وہ اس طریقے سے چل رہی ہیں تو That is the distinction تو یہ پھر میں دوبارہ گزارش کروں گا عبدالاکبر خان صاحب سے کہ یہ اپنی ترامیم واپس لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان، پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، چونکہ بل کا-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان کا مائیک آن کر لیں، پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، چونکہ بل کا سکوپ Limited تھا تو میں وہ اپنی امنڈمنٹ سکوپ سے باہر نہیں لا سکتا تھا ورنہ میرا تو دل چاہتا ہے کہ Seventeen and above کے بغیر پبلک سروس کمیشن کے ساتھ کوئی پوسٹ ہی نہ ہو لیکن چونکہ بل کا سکوپ Limited تھا اس لئے میری مجبوری تھی کہ میں اس امنڈمنٹ کو اسی سکوپ میں لے آؤں۔ جناب سپیکر، اگر Autonomous اور Semi autonomous، وہ انسٹی ٹیوشنز جو ہیں وہ تو Autonomous ہیں لیکن جناب سپیکر، سکول کا ایک سی ٹی ٹیچر جو ہے، وہ ڈرائنگ ماسٹر، وہ بھی تو Eleven اور Twelve grade کے ہیں، تو کیا وہ سول سرونٹس نہیں ہیں، کیا بورڈ آف انٹرمیڈیٹ کا جو Employee ہے، وہاں پر سٹینوگرافر ہے، وہاں پر اسسٹنٹ ہے، کیا وہ سول سرونٹس نہیں ہے؟ یا تو پھر ٹھیک ہے میں منسٹر صاحب کی بات سے Agree کرتا ہوں لیکن اگر آپ صرف یہ کر دیں کہ عام سول سرونٹ From eleven to fifteen will be

in the purview of the Public Service Commission، ٹھیک ہے میں اس کو بھی، جو بھی سول سرونٹ ہو Eleven to fifteen، جہاں پر بھی ہو سول سرونٹس کے Purview میں آتا ہو، وہ Eleven to fifteen پبلک سروس کمیشن کو یا Full دے دیں یا Full نکال دیں، اس طرح نہیں کہ ایک ڈیپارٹمنٹ کا وہ کرے، ایک ڈیپارٹمنٹ کا نہ کرے۔ ٹھیک ہے Semi autonomous اور Autonomous اگر وہ کہتے ہیں کہ یہ Independent institutions ہیں، میں اس کو Withdraw کرتا ہوں لیکن پھر یہاں پہ یہ کر دیں کہ جو All civil servants from eleven to fifteen یا پھر یہ کر دیں کہ Eleven and above کیونکہ Sixteen and above تو Already ان کے پاس ہیں، تو آپ یہ کر دیں کے From eleven and above all posts come in purview of the Public Service Commission who are civil servants، تو پھر وہ کر دیں لیکن یہ تو نہیں ہے ناجی کہ ایک انسٹی ٹیوشن کو تو آپ پبلک سروس کمیشن کو دے دیں، وہاں یہ پوسٹ دوسرے انسٹی ٹیوشن میں وہ خود Fill کرلے تو میری درخواست ہے کہ Autonomous اور Semi autonomous اگر آپ نہیں چاہتے تو ان کو نکال دیں لیکن یا تو پھر سول سرونٹ جو بھی Eleven and above ہے کیونکہ Sixteen and above تو Already ان کے پاس ہیں، آپ Eleven to fifteen یا پھر یہ Eleven to fifteen نکال کے اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹس کو دے دیں۔ کیا آپ کے ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری اس قابل بھی نہیں ہے کہ وہ ایک آفس اسسٹنٹ کو بھرتی کر سکے، کیا وہ اس قابل بھی نہیں ہے کہ وہ سٹینو گرافر کو بھرتی کر سکے؟ لیکن یا تو پھر ٹھیک ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن کو دینا چاہتے ہیں تو بے شک دے دیں لیکن سارے دے دیں، یا نہ دیں تو پھر سارے نہ دیں، جو آپ نکالنا چاہتے ہیں تو پھر سارے نکال لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: میں سب سے پہلے تو شکر گزار ہوں عبدالاکبر خان صاحب کا کہ انہوں نے اپنی یہ امنڈمنٹ واپس لے لی ہے لیکن جواب میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان کو ملے۔ جیسے میں نے گزارش کی کہ Distinction پبلک سرونٹس کا اور سول سرونٹ کا ہے، یہ ایک Distinction ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک Trust کرنے کی بات ہے سیکرٹریز پر تو I will be frank here کہ اگر ڈیپارٹمنٹ میں بھرتیاں ہوتی ہیں تو Definitely political interference ہو گی اور جو اسسٹنٹ ہے یا کے پی او ہے یا سٹینو گرافر ہے، اس قسم کی پوسٹ بڑی ٹیکنیکل پوسٹ ہوتی ہے، اس میں

جب ہم پہ پبلک پریشر آتا ہے تو ہم اپنے سیکرٹریوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ ہماری مرضی سے وہ کریں تو اس میں یہ ہے کہ پھر دوبارہ وہ Inefficient لوگ اور سفارشی لوگ آئیں گے اور صحیح لوگوں کا حق مارا جائے گا، تو ہم نہیں چاہتے ہیں کہ یہ اختیار ہمارے پاس ہو، Voluntarily کابینہ نے فیصلہ کیا کہ ہم یہ اختیار پبلک سروس کمیشن کو دے رہے ہیں تاکہ جب ہم پہ پبلک پریشر آئے تو ہم غلط کام نہ کر سکیں، تو یہ وہ ہے۔ باقی Competent تو سارے سیکرٹریز ہوتے ہیں، سب لوگ کر سکتے ہیں۔ اگر ڈسٹرکٹ کیڈر پہ لوگ کر سکتے ہیں، ایک ای ڈی او کر سکتا ہے تو سیکرٹری تو کیا نہیں کر سکتا لیکن ہم نے اس کو Poletical interference سے پاک رکھنے کیلئے یہ اقدامات اٹھائے ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> میں یہ کہہ رہا تھا کہ یا تو آپ سارے Eleven to fifteen دے دیں اس لئے کہ وہ سول سرونٹس ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہم کچھ دینا چاہتے ہیں کچھ نہیں دینا چاہتے، تو ٹھیک ہے جی، ان کی مرضی ہے، کچھ دینا چاہتے ہیں کچھ نہیں دینا چاہتے ہیں، ہم کیا کر سکتے ہیں لیکن میں تو یہ امنڈمنٹ اس لیے لایا تھا کہ یہ جی Discriminatory ہوگا کہ ایک آدمی کو ایک جگہ پر Fifteen grade میں ایک افسر بھرتی کرے گا اور دوسری جگہ پر وہ Fifteen پبلک سروس کمیشن بھرتی کرے گا تو یہ Discrimination ہوگی۔ ویسے تو میرا مقصد یہ تھا کہ اس سے آپ کے جو پبلک سروس کمیشن کا لوڈ ہے وہ کم ہو جائے گا، پھر آپ لے لیں ان سے، پبلک سروس کمیشن بھی، وہاں پر بھی سو فیصدی Fairness نہیں ہے۔ ٹھیک ہے جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ نے Withdraw کر لیا؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Since Mr. Abdul Akbar Khan has withdrawn his amendment, so original Clause 3 stands part of the Bill. Insertion of new Clause 4: Mr. Abdul Akbar Khan, honourable MPA, to please move for insertion of new Clause 4 in the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> Okay Sir. I beg to move that after Clause 3 of the Bill, the following new Clause 4 may be added namely, –

"4. Rules made under section 10 of the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission Ordinance, 1978, shall be approved by the Assembly".

جناب سپیکر، میرا اس سے مقصد یہ تھا کہ جب 1978 میں پبلک سروس کمیشن کا، اس وقت مارشل لاء تھا، اس مارشل لاء کے زمانے میں یہ پبلک سروس کمیشن کا جو آرڈیننس ہے، وہ Promulgate ہوا۔ پھر جناب سپیکر، یہ آرڈیننس آپ اگر دیکھ لیں تو یہ سارا دو صفحے کا آرڈیننس ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو لاء ہے، جو قانون ہے، وہ صرف دو صفحے کا ہے لیکن اس دو صفحے کے قانون کے تحت جو رولز بنے 1985ء میں، اس وقت پھر بدقسمتی سے اس ملک میں مارشل لاء تھا اور مارشل لاء کے زمانے میں وہ رولز بنے اور پھر جناب سپیکر، اگر آپ ان رولز پہ جا کے دیکھیں تو ان رولز میں پھر ایک Rule اشارہ کرتا ہے شیڈول کو، پھر جناب سپیکر، جب آپ شیڈول میں جائیں تو میرے خیال میں تریالیس ہیں کہ چونتیس ڈیپارٹمنٹس، ان میں یہ Sixteen اور Seventeen and above کے علاوہ جو پوسٹس ہیں، انہوں نے از خود وہ رولز کے شیڈول کے مطابق پبلک سروس کمیشن نے سارے ڈیپارٹمنٹس سے وہ رولز حاصل کر لیے تو جناب سپیکر، ایک تو یہ کہ آپ کا وہ ایکٹ اتنا Important نہیں بن گیا ہے، اب جو رولز ہیں اور ابھی منسٹر صاحب نے بھی ان کی کچھ تشریح کر دی کہ ہم رولز میں یہ کر رہے ہیں، ہم رولز میں یہ کر رہے ہیں، اب وہ رولز ایکٹ سے زیادہ Important بن گئے ہیں کیونکہ ایکٹ میں تو اتنی کوئی چیز ہی نہیں ہے لیکن رولز میں سارا ہے کہ جی چالیس پرسنٹ وہ مارکس دیں گے۔ اب جناب سپیکر، Hundred marks میں اگر چالیس پرسنٹ انٹرویو کے مارکس ہونگے تو آپ کے میرٹ کے سارے ساٹھ مارکس مل جاتے ہیں، تو چالیس پرسنٹ چالیس مارکس تو بیڑہ غرق کرتے ہیں کہ اگر ایک آدمی پی ایچ ڈی بھی ہے، ڈبل پی ایچ ڈی بھی ہے، وہ غرق ہو جائے گا کیونکہ اگر پبلک سروس کمیشن کا ممبر چالیس میں سے پینتیس یا اڑتیس مارکس کسی ایک Candidate کو دیدیں تو میری اس امنڈمنٹ کا مقصد یہ تھا جناب سپیکر Insertion کا، کہ جو بھی آپ رولز بنائیں، بے شک بنائیں لیکن اس کو اس ایکٹ کا حصہ بنالیں تاکہ ہر حکومت جب آئے تو اپنی مرضی کے مطابق اگر ایکٹ میں امنڈمنٹ کریگی تو وہ اسمبلی میں نیا لے آئے گی لیکن رولز میں امنڈمنٹ تو ایک دفتر میں بھی بیٹھ کے ایک آدمی اپنی مرضی کی امنڈمنٹ لا سکتا ہے، تو بے شک آپ خود رولز بنائیں، جو بھی آپ بنانا چاہتے ہیں رولز بنائیں لیکن ان کو اس ایکٹ کا حصہ بنائیں کہ وہ بھی اس اسمبلی سے Approve ہو تاکہ ہمیں پتہ ہو کہ رولز میں ہے کیا؟ کیونکہ وہ تو ایک مہینے میں اپنی طرف سے ایک نوٹیفیکیشن جاری کر کے کہ Rule No. so & so is hereby amended; rule No. so & so is hereby deleted، اس کا تو کوئی پتہ نہیں لگتا اور میں

سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ پبلک سروس کمیشن کے ایکٹ سے زیادہ اس کے جو رولز ہیں، وہ بڑے Important بن گئے ہیں اور پھر رولز کے علاوہ جو شیڈول میں انہوں نے سارے ڈیپارٹمنٹس سے جو پوسٹیں ہتھیالی ہیں، وہ تو اپنی مرضی سے پبلک سروس کمیشن پتہ نہیں کیا کر رہا تھا؟ میری درخواست ہو گی منسٹر صاحب سے کیونکہ بڑے Honest منسٹر صاحب ہیں، بڑے قابل ہیں تو جو بھی وہ رولز بنائیں یا جو امنڈمنٹس کریں، وہ اسمبلی میں پیش کریں تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ رولز میں ہے کیا، کیا یہ Approve کرنا چاہتے ہیں؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بیرسٹر صاحب، پلیز۔

<u>وزیر قانون:</u> مہربانی جی۔ واقعی عبدالاکبر خان جو ہیں ہمارے بڑے سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں اور ہمیں Guidance وقتاً فوقتاً دیتے رہیں گے۔ اس طرح ہے جی کہ-----

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> جناب سپیکر، کورم کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، کورم پورا نہیں ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ڈپٹی سیکرٹری صاحب! آپ دیکھ لیں پورا نہیں؟ دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائیں، پلیز۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The quorum is complete, please honourable Law Minister, please go ahead and continue your deliberation.

<u>وزیر قانون:</u> تھینک یو جی، مہربانی۔ ملک صاحب! دومرہ Important Nature of legislation روان وی او بهرحال دا ستاسو Prerogative دے خو business ته گورئ، دا مهربانئ کوئ، مونږ دا ټيکنيکل گيمز تاسو سره نه کوؤ، که مونږ شروع کړل گورے دلته به بيا نوره هم گرانه شي۔ دا گزارش دے جي، عبدالاکبرخان صاحب دا دغه چه راوړے دے، دا سے ده جي چه Statutes يا لاء کومه ده، هغه ايکټ This is the escalator and it beefs up the rules and the regulations, enabling us the Act has to provide the basic mandate and if there is no mandate then it cannot be incorporated in the rules. نو دا خو Basic لکه د لاء يو دغه دے، رولز چه کوم دی، دا داسے يا داسے نوے څيز نه شي راوستے چه کوم په ايکټ کښے د ننه نه وی۔ ايکټ کښے چه کوم مينډيټ دے، د هغے د لاندے به رولز جوړيږی او بيا چه کوم رولز کوم مينډيټ ورکوی، هغه ريگوليشنز کښے به هغه څيزونه راځی،

دا Basic Principles دی د لیجسلیشن خو بهرحال دا چه څنګه دوئ پوائنټ آؤټ کړو نو بالکل زه دوئ سره ناستے ته تیار یم او چه څه قسمه کوآپریشن دوئ غواړی، هغے ته تیاریم، انشاءاللّٰه. ګزارش به صرف دا وی چه یره داWithdraw کړئ نو دے نه پس به انشاءاللّٰه مونږ کښینو، د دے خو داسے چرته شوی نه دی چه رولز اسمبلی Adopt کړی، په ایکټ کښے لکه This is never happened او نه داسے Possibleدے نو دا به ګزارش وی چه یره تاسو داWithdrawکړئ او چه کوم بیا ضروری څیزونه ښکاری، هغه به بیا په یو ځائے که تاسو راولئ، مونږ راولو، هغه به مونږ امنډمنټس راولو خو دیکښے څه نور تاسوOverall restructuring کښے اضافه کول غواړئ، هغے ته زه تیاریم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عبدالاکبر خان،پلیز۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں وزیر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے جو ایکٹ کا کہا، یہی تو میں کہہ رہا تھا جناب سپیکر کہ وہاں پر پبلک سروس کمیشن کے ایکٹ میں جائیں تو وہاں پرTest and examination ہے، وہاں پر انٹرویو کا ذکر ہی نہیں ہے اور نہ اسکی Definitions میں انٹرویو کا ذکر ہے لیکن جب انہوں نے اپنے رولز بنائے تو رولز میں پھرViva کو ڈال کر اور پھر اس کیلئے Forty marksرکھ دیئے جس نے اس سارے سسٹم کا بیڑا غرق کر دیا تو اس لئے میں چاہ رہا تھا کہ اگر منسٹر صاحب اسکوAgree کرتے ہیں کہ رولز میں ہمارے ساتھ بیٹھتے ہیں اور ہم انکو تجاویز دے دیں اور انکو شامل کر لیں تو مشکور ہوں گا۔ میںWithdraw کرتا ہوں جناب سپیکر۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The amendment withdrawn.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2011 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Now the honorable Minister for Law on behalf of the honorable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission (Amendment) Bill, 2011 may be passed. Honorable Minister for Law, please.

<u>Minister for Law and Parliamentary Affairs</u>: On behalf of the honorable Chief Minister, I wish this august House may pass the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission (Amendment) Bill 2011. Thank you.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission (Amendment)

Bill, 2011 may be passed with those amendments? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the Bill is passed with amendments.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. The sitting is adjourned till 03:00 pm of Monday afternoon, dated 02-05-2011. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 2 مئی 2011ء دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)